شریعت اور صوفی

مولانا نظام الدین احمد نوری

نوریہ بکڈپو
اٹوا بازار ضلع سدھارتھ نگر یوپی

www.nafseislam.com

شریعت اور صوفی

(مرتب)

حضرت مولانا نظام الدین احمد نوری

استاذ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف

(ناشر)

نوریہ بکڈپو

براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر

یوپی (۲۷۲۱۵۳)

www.nafseislam.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	انتساب	۱
۲	تاثر	۲
۳	ابتدائیہ	۳
۴	پیر کیسا ہونا چاہئے	۵
۵	طریقت میں بیعت کی شرطیں	۱۰
۶	شریعت کیا ہے	۱۱
۷	کیا طریقت اللہ تک پہونچنے کا نام ہے	۱۳
۸	طریقت کو ہر دم شریعت کی احتیاج ہے	۱۴
۹	شریعت طریقت معرفت حقیقت	۱۶
۱۰	کیا شریعت الگ ہے اور طریقت الگ	۱۹
۱۱	نبی کا وارث عالم دین ہے نہ کہ جاہل صوفی	〃
۱۲	شریعت وطریقت کا باہمی تعلق	۲۲
۱۳	علماء شریعت طریقت کیلئے رکاوٹ نہیں	۲۳
۱۴	حقیقت خلاف شریعت نہیں	۲۴
۱۵	تصوف کیا ہے	۲۵
۱۶	تصوف کی قسمیں	۲۷
۱۷	تصوف اور سلوک میں فرق	۲۸
۱۸	ارشادات غوث الاعظم رضی اللہ عنہ	۲۹
۱۹	خواہشات کی پیروی خدا کی راہ سے بہکا دیتی ہے	۳۰
۲۰	کرامت کسے کہتے ہیں	〃
۲۱	دونوں جہان کے کاموں کا مدار فقط شریعت پر ہے	〃
۲۲	شریعت درخت اسلام کا پھل ہے	۳۱
۲۳	وصول خدا کا سب سے قریب راستہ	۳۱
۲۴	فقہ حاصل کرنے کے بعد خلوت نشینی	〃
۲۵	پہلے حدیث داں بنو پھر صوفی	۳۲
۲۶	علم حاصل کرنے سے پہلے تصوف میں قدم رکھنے والا واصل بخدا یا واصل بجہنم	〃
۲۷	جو شریعت سے آگاہ نہ ہو طریقت میں اس کی اقتدا نہ کریں	۳۳
۲۸	حضرت ابو یزید بسطامی	〃
۲۹	حضرت ابو القاسم قشیری	〃
۳۰	ہوا میں بیٹھنے والے کو بھی شریعت کی کسوٹی پر جانچو	۳۴
۳۱	شریعت کی مخالفت شیطانی وسوسہ	〃
۳۲	حضرت ابو سعید خراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۵
۳۳	حضرت سیدنا ابو حارث محاسبی کا قول	〃
۳۴	سنت کی مخالفت ریاکاری کی علامت ہے	۳۶
۳۵	بے اتباع سنت ہر عمل باطل	〃
۳۶	اپنے احوال کو قرآن وحدیث پر تولو	۳۷
۳۷	مخالف شرع مدعیان حال سے دور رہو	〃
۳۸	پابندی شرع سے نور معرفت ملتا ہے	〃
۳۹	مرید کا ادب کیا ہے	۳۸
۴۰	تصوف کن اوصاف کا نام ہے	〃
۴۱	دو عادل گواہ	〃
۴۲	مزامیر حرام ہے	〃

www.nafseislam.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۴۳	تصوف صفائے قلب کا نام ہے	۳۹
۴۴	اتباع شریعت ہی اصل تصوف ہے	۴۰
۴۵	تصوف کی جڑ	〃
۴۶	علم کو ناپسند رکھنے والا کم بخت ہے	〃
۴۷	علمائے ظاہر کا دل	۴۱
۴۸	فتنہ کے مارے ہوئے صوفی	۴۲
۴۹	علم ظاہر میزان شریعت ہے	۴۳
۵۰	درخت اور پھل	۴۴
۵۱	کشف کی حقیقت	〃
۵۲	چراغ شریعت کا نور	۴۵
۵۳	نور باطن کی شمع دان	〃
۵۴	سچا کشف کب آتا ہے	〃
۵۵	حقیقت عین شریعت ہے	〃
۵۶	حضرت عبدالوہاب شعرانی کا قول	۴۶
۵۷	تصوف چشمۂ شریعت سے نکلی ہوئی جھیل	〃
۵۸	ہر صوفی فقیہ ہوتا ہے	۴۷
۵۹	سچے کشف کی پہچان	〃
۶۰	صوفی نما شیطان	۴۸
۶۱	علم ظاہر کے ضروری ہونیکا انکار کفر ہے	〃
۶۲	حضرت مخدوم اشرف کا فرمان	۴۹
۶۳	ولایت میں قدم کب رکھیں	〃
۶۴	بے علم زاہد شیطان کا مسخرہ ہے	〃
۶۵	مکر و استدراج	۵۰
۶۶	مشائخ چشت کا معمول	〃
۶۷	حضرت محبوب الٰہی کا قول سماع کے	۵۱
	بارے میں	〃
۶۸	بیعت کی حقیقت	۵۲
۶۹	مرید اور بیعت	۵۳
۷۰	فضیلت علم دین	〃
۷۱	علم نفع بخش بارش کی طرح ہے	۵۵
۷۲	مال پر علم کی فضیلت	۵۷
۷۳	عالم کی توہین	۵۸
۷۴	جاہل مفتی	۶۰
۷۵	صوفیائے کرام اور آداب عبادات	۶۳
۷۶	آداب نماز	۶۶
۷۷	مکمل ترین نمازی	۶۸
۷۸	آداب صوم	۶۹
۷۹	فرضیت روزہ	۷۱
۸۰	آداب زکوٰۃ و صدقات	۷۲
۸۱	زکوٰۃ کی حقیقت	۷۳
۸۲	صدقہ	〃
۸۳	آداب حج	۷۵
۸۴	تین قسم کے پیر	۷۸
۸۵	مدعیان تصوف کی غلطیاں	〃
۸۶	صوفیہ کے تین اصول	۸۰
۸۷	صوفی نما جاہلوں کی غلط فہمی	۸۲
۸۸	بعض جاہل فقیر	۸۳
۸۹	شریعت کی پاسداری	۸۴

www.nafseislam.com

میں اپنی اس حقیر تالیف کو اپنے مرشد روحانی عالم ربانی حضور مفتئ اعظم ہند علیہ الرحمہ اور شعیب الاولیاء حضور سیدی شاہ محمد یار علی علیہ الرحمہ بانی دار العلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف کی جانب منسوب کرتا ہوں ـــــ جن کے فیضان وکرم نے مجھے اس قابل بنایا اور جن کے فیوض وبرکات کی بارشیں مجھ پر پیہم ہوتی ہیں۔ فقط

نظام الدین احمد نوری

گورکھپوری

رسالہ : شریعت اور صوفی

مرتب : مولانا نظام الدین احمد نوری

بار دوم : ۲۰۰۲ء

سائز : ۱۸ × ۲۲ / ۱۶ قیمت Rs. 20=00

باہتمام : غازی خالد مسعود، طارق مسعود ہتیرہ

ناشر : نوریہ بکڈپو براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر

تقسیم کار : کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی

www.nafseislam.com

باسمہٖ تعالیٰ

تاثر

حضرت مولانا محمد مستقیم صاحب مصطفوی مفتی دارالعلوم مسکینیہ دھوراجی گجرات

فاضل گرامی قدر حضرت مولانا نظام الدین صاحب قبلہ نوری کی ترتیب دی ہوئی کتاب شریعت اور صوفی کا میں نے مطالعہ کیا۔ کتاب اپنے مضامین کے اعتبار سے معلوماتی اور مفید ہے تقریباً ہر بات مدلل اور باحوالہ لکھی گئی ہے اس سے کتاب کی اہمیت کے ساتھ ساتھ مولانا موصوف کی محنت و جانفشانی اور تلاش و تتبع بھی ظاہر ہوتی ہے۔ انداز آسان طرز تحریر دل نشین، زبان و بیان عمدہ و عام فہم اور عربی عبارات کا ترجمہ بامحاورہ ہے۔

آج کے دور میں جب کہ ہر چہار جانب سادھونما فقیروں، جٹا دھاریوں گیروا ستر والے ملنگوں اور شریعت مطہرہ کا استخفاف کرنے والے صوفیوں کی کثرت ہوتی جارہی ہے اور جاہل و نیم خواندہ عوام اپنی سادہ ذہنی اور پیروں، فقیروں سے خوش عقیدگی کی بنا پر ان کے مکر و فریب کے جال میں پھنستی جارہی ہے۔ مولانا موصوف کی یہ قلمی پیش کش یقیناً قابل قدر اور لائق ستائش و مبارکباد ہے۔

خداوند قدوس اس کتاب کو مقبول فرما کر عوام کے لئے ذریعۂ ہدایت بنائے اور مولانا محترم کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

کمترین خلائق

محمد مستقیم مصطفوی

خادم دارالعلوم مسکینیہ دھوراجی گجرات

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۹۲ء

www.nafseislam.com

ابتدائیہ

سلسلۂ بیعت یعنی پیری اور مریدی مسلمانوں کے اصلاح حال تزکیہ باطن اور خدا تک پہونچنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے اس کی ضرورت اور اہمیت کا انکار نہ کل تھا اور نہ آج ہے لیکن وقت کا نہایت زبردست المیہ یہ بھی ہے کہ کچھ جاہل بے علم بے شرع پیروں نے اس مقدس رشتہ کی اہمیت اور تقدس کو مجروح کر رکھا ہے اپنی جہالت اور نااہلیت کے باوجود اپنا حلقۂ ارادت بڑھانے نیز جھوٹی شہرت اور دولت دنیا کے حصول کے لئے علم و علماء نیز شریعت کی مخالفت کرتے پھرتے ہیں بے باکانہ کھلے بندوں یہ کہتے ہیں اپنی بچت سمجھتے ہیں کہ شریعت الگ ہے طریقت الگ۔ علماء علم ظاہر والے ہیں اور ہم علم باطن والے ان کی راہ الگ ہے اور ہماری راہ الگ ان کا یہ قول کہاں تک صحیح ہے کتاب پڑھنے کے بعد قارئین کو خود اندازہ ہو جائے گا۔ ایک متصوف سے میری ملاقات ہوئی ان سے شریعت کی اہمیت بتاتے ہوئے جب میں نے پابندی شرع پر زور ڈالا تو یہ کہہ کر دامن بچانے کی کوشش کرنے لگے کہ

تو نے پی کتابوں سے میں نے پی نگاہوں سے
فرق ہے بہت واعظ میرے تیرے پینے میں

ان کی زبان سے یہ شعر سننے کے بعد اس کے سوا اور میں کیا مطلب سمجھ سکتا تھا کہ اس زمانہ کے مکار پیروں سے بیعت ہونے اور ان کی طاغوتی نگاہ سے مئے شیطانیت پینے کے بعد مرید شریعت کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔ معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ۔

www.nafseislam.com

میری اس کتاب کی ترتیب کا مقصد جہاں سچے پابند شرع اور شرائط بیعت پر پورا اترنے والے پیروں کی اہمیت بتانا مقصود ہے وہیں جھوٹے مکار جاہل اور بے شرع پیروں سے عوام کو آگاہ کرنا بھی ہے کہ وہ ان کے دام تزویر میں آکر اپنی دنیا و عاقبت برباد نہ کریں بلکہ اگر بیعت کا جذبہ صادق ہو تو صحیح پیر کی تلاش کریں۔ اس کتاب میں میں نے عموماً بزرگان دین کے اقوال کو پیش کیا ہے اور مسلمانوں کے فائدے کے لئے جا بجا جائزہ اور مناسب تبصرہ بھی کر دیا ہے۔ معتبر کتابوں کے حوالے سے کتاب کو معتبر اور مفید بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے کتاب کو پڑھ کر فائدہ اٹھاتے وقت راقم الحروف کو نیک دعاؤں میں فراموش نہ کریں اور اگر کہیں کوئی خامی نظر آئے تو فوراً مطلع کریں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جا سکے مجھے امید ہے کہ خلوص اور جذبۂ دین داری کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ عوام و خواص کو گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے سے بچا سکے گا۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں بیعت جیسے مقدس رشتہ کا احترام کرنے پیروں کو پابندی شرع کرنے اور جو لوگ غلط پیروں کی زد میں آگئے ہوں ان سے بچنے اور صحیح پیر تلاش کرنے اور ان سے بیعت ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

مزید دعا ہے کہ پروردگار عالم اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے مفید تر اور میرے لئے نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین. بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

نظام الدین احمد نوری گورکھپوری

خادم دارالعلوم عربیہ اسلامیہ اہلسنت سعدی مدنپور ضلع باندہ

۴ ر ذی الحجہ ۱۲ھ

www.nafseislam.com

پیر کیسا ہونا چاہیئے

حضرت میر عبدالواحد بلگرامی اپنی کتاب سبع سنابل شریف کے دوسرے سنبلہ میں پیری مریدی کا ہی تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اے برادر پیری اور مریدی سے سوائے رسم اور نام کے کوئی چیز باقی نہیں رہی اور وہ نام و رسم بھی چند شرطوں پر مبنی ہے کہ بغیر ان شرطوں کے پیری اور مریدی درست ہو ہی نہیں سکتی تو پیری کی بنیادی شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ پیر صحیح مسلک رکھتا ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ پیر شریعت کے حقوق کی ادائیگی میں پیچھے رہ جانے والا اور سستی برتنے والا نہ ہو۔ تیسری شرط یہ ہے کہ پیر کے عقیدے اہلسنت وجماعت کے مطابق درست ہوں (ص۱۱۱، ص۱۱۱)

اب آیئے حضرت میر علیہ الرحمہ کے ہی قلم فیض رقم سے مذکورہ تینوں شرطوں کی مختصر سی تشریح بھی ملاحظہ فرمایئے۔ "پہلی شرط کہ پیر کا مسلک صحیح ہو اس کی توضیح یہ ہے کہ سچے مرید کو صحیح سلسلہ تلاش کرنا چاہیئے کہ اکثر جگہ خلط اور خبط ہو گیا ہے (ص۱۱۱)

پیر کی دوسری شرط یہ ہے کہ پیر عالم اور عامل ہو جملہ عبادات کا فرائض اور واجبات اور سنتوں اور نفلوں اور مستحبات کا اور ان کی پابندی میں کوتاہ اور سست نہ ہو۔" (ص۱۱۴)

پیر کی تیسری شرط یہ ہے کہ پیر کے عقیدے درست ہوں مذہب اہلسنت والجماعت کے موافق اور وہ متعصب پکا سنی ہو۔ (ص۱۱۵)

یہ تھی تینوں شرطوں کی مختصر سی تفصیل۔ لیکن تصنیف کتاب کے مقاصد اور عوام وخواص کے مفاد کے تحت میں مناسب سمجھتا ہوں کہ شرط دوم کی مزید توضیح کر دوں۔ اس سلسلے میں اپنی نجی اور ذاتی رائے کے بجائے حضرت میر عبدالواحد بلگرامی علیہ الرحمہ

www.nafseislam.com

کے ہی مبارک قلم کا تراشہ پیش کرتا ہوں ملاحظہ ہو شرط دوم کی تفصیل کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

"پیر عالم و عامل ہو جملہ عبادات کا فرائض اور واجبات اور سنتوں اور نفلوں و مستحبات کا اور ان احکام کی پابندی میں کوتاہ اور سست نہ ہو ہر وضو کے لئے مسواک کرے داڑھی میں کنگھا کرے کہ یہ دونوں سنتیں ہیں پانچوں نمازیں، اذان، اقامت اور جماعت کے ساتھ ادا کرے تعدیل ارکان کا خیال رکھے اور اسی قسم کی دوسری باتیں نگاہ میں رکھے اور اگر وہ ان عبادتوں کا عالم نہ ہوگا تو ان پر عمل نہ کر سکے گا تو حد شرع سے گر جائے گا لھذا پیر نہیں بن سکتا اس لئے کہ جو شخص حقیقت کے مقام سے گر جاتا ہے وہ طریقت پر آکر رک جاتا ہے اور جو طریقت سے گرتا ہے۔ شریعت پر ٹھہر جاتا ہے۔ اور جو شریعت سے گرا گمراہ ہوا اور گمراہ شخص پیر بننے کے لائق نہیں اور وہ درویش جس کی جانب مخلوق جھکی پڑتی ہو مثلاً اکثر مخلوق اس کی بیعت و ارادت پر رجوع رکھتی ہے اس پر تو شریعت کے جزئیات میں بھی احتیاط فرض اور لازم ہے اسے چاہیئے کہ شریعت کے دقائق میں سے ایک شمہ بھی فوت نہ ہونے دے کہ یہ چیز اس کے مریدوں کی گمراہی کا ذریعہ بنے گی ظاہر ہے کہ وہ ایسے فعل سے حجت لاتے اور کہتے ہیں کہ ہمارے پیر نے ایسا کام کیا ہے لہذا وہ گمراہ اور گمراہ کن ہو جاتے ہیں"۔ (سبع سنابل ص ۱۱۴، ص ۱۱۵)

حضرت شاہ ابو الحسین نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب "سراج العوارف فی الوصایا والمعارف" ہے جس میں آپ کی مبارک وصیتیں محفوظ ہیں چنانچہ کتاب کے ابتدا ہی میں پہلی وصیت کے بعد فرماتے ہیں" دوسری وصیت ہے کہ شریعت محمدیہ کی جملہ اقوال و افعال میں اتباع اور احکام طریقت کی بجا آوری کے بعد ایسے پیر کے ہاتھ پر بیعت ہوں جس میں یہ تین شرطیں (خوب تحقیق و تفتیش کے بعد) دیکھ لیں۔ (۱) وہ صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہو (۲) شریعت مطہرہ کے احکام پر کاربند ہو (۳) اس کا مسلک

www.nafseislam.com

بھی صحیح ہو یعنی اسلام میں مذہب اہلسنت وجماعت کا پابند ہو بظاہر شریعت کا اتباع کرتا ہو اور طریقت میں کسی ایسے شیخ کا مرید جس کا سلسلہ صحیح وثابت ہو"۔ (سراج العوارف ص ۲۸)

(۳) امام اہلسنت اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیق اس سلسلے میں ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔ "شیخ اتصال یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو جائے اس کے لئے چار شرطیں ہیں۔

(۱) شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا ہو بیچ میں منقطع نہ ہو کہ منقطع ذریعہ سے اتصال ناممکن۔ بعض لوگ بلا بیعت، محض بزعم وراثت اپنے باپ دادا کے سجادے پر بیٹھ جاتے ہیں یا (۲) بیعت تو کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی بلا اذن مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں یا (۳) سلسلہ ہی وہ کہ قطع کر دیا گیا اس میں فیض نہ رکھا گیا لوگ براہ ہوس اس میں اذن وخلافت دیتے چلے آتے ہیں یا (۴) سلسلہ فی نفسہ صحیح تھا مگر بیچ میں کوئی ایسا شخص واقع ہوا جو بوجہ انتفائے بعض شرائط قابل بیعت نہ تھا اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں سے منقطع ہے ان صورتوں میں اس بیعت سے ہرگز اتصال حاصل نہ ہوگا۔ بیل سے دودھ یا بانجھ سے بچہ مانگنے کی مت جدا ہے۔

(۲) شیخ سنی صحیح العقیدہ ہو بد مذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک آج کل بہت بد دینوں بلکہ بے دینوں حتیٰ کہ وہابیہ نے کہ سرے سے منکر و دشمن اولیاء ہیں بدکاری کے لئے پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے ہوشیار خبردار احتیاط احتیاط ؂

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہ ہر دستے نباید داد دست

www.nafseislam.com

(۳) عالم ہو۔ اقول:۔ علم فقہ اس کی اپنی ضرورت کے قابل کافی اور لازم کہ عقائد اہلسنت سے پورا واقف کفر و اسلام ضلالت و ہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو ورنہ آج بد مذہب نہیں کل ہو جائے گا۔ فمن لم یعرف الشر فیوشک ان یقع فیہ۔

صدہا کلمات و حرکات ہیں جن سے کفر لازم آتا ہے اور جاہل براہ جہالت اس میں پڑ جاتے ہیں اول تو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ان سے قول یا فعل کفر صادر ہوا اور بے اطلاع توبہ ناممکن تو مبتلا کے مبتلا ہی رہے اور اگر کوئی خبر دے تو ایک سلیم الطبع جاہل ڈر بھی جائے۔ تو یہ بھی کرے مگر وہ جو سجادہ مشیخت پر ہادی و مرشد بنے بیٹھے ہیں ان کی عظمت جو خود ان کے قلوب میں ہے کب قبول کرنے دے واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم

اور اگر ایسے ہی حق پرست ہوئے اور مانا تو کتنا؟ ۔ اتنا کہ آپ توبہ کرلیں گے۔ قول و فعل کفر سے جو بیعت فسخ ہو گئی اب کسی کے ہاتھ پر بیعت کریں اور شجرہ اس جدید شیخ کے نام سے دیں اگرچہ شیخ اول ہی کا خلیفہ ہو۔ یہ ان کا نفس کیوں کر گوارہ کرے نہ اسی پر راضی ہوں گے کہ آج سے سلسلہ بند کردیں، مرید کرنا چھوڑ دیں لاجرم وہی سلسلہ کہ ٹوٹ چکا جاری رکھیں گے۔ لہذا عالم عقائد ہونا لازم۔

(۴) فاسق معلن نہ ہو۔ اقول۔ اس شرط پر حصول اتصال کا توقف نہیں کہ مجرد فسق باعث فسخ نہیں مگر پیر کی تعظیم لازم فاسق کی توہین واجب دونوں کا اجتماع باطل۔

مذکورہ بالا تینوں بزرگوں یعنی حضرت میر عبد الواحد بلگرامی علیہ الرحمہ حضرت سید شاہ ابو الحسین احمد نوری علیہ الرحمہ اور اعلیحضرت امام احمد رضا

www.nafseislam.com

خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تحریریں اس سلسلے میں آپ نے ملاحظہ فرمالیں جس سے آپ کو اتنا تو بخوبی معلوم ہوگیا ہو گا کہ

(۱) جس پیر کا مسلک صحیح نہ ہو اسے پیر نہیں بنانا چاہیئے (۲) جو پیر عالم وعامل نہ ہو اسے پیر نہیں بنانا چاہیئے۔

(۳) جس پیر کا عقیدہ درست نہ یعنی مذہب اہل سنت والجماعت کے مخالف عقیدہ رکھتا ہو پیر بننے کا اہل نہیں۔

(۴) اور جو شخص اپنی ضرورت بھر کے مسائل شرعیہ نہ جانتا ہو یا انھیں کتابوں سے نکالنے کی صلاحیت بھی نہ رکھتا ہو۔ عقائد اہلسنت سے واقف نہ ہو کفر واسلام ضلالت وہدایت کے فرق کا خوب عارف نہ ہو وہ بھی پیر نہیں ہوسکتا۔

www.nafseislam.com

طریقت میں بیعت کی شرطیں

حضرت میر عبد الواحد بلگرامی علیہ الرحمہ اپنی کتاب سبع سنابل شریف میں رقمطراز ہیں " طریقت میں پیری کی شرطیں بہت زیادہ ہیں ان میں سے بعض ہم لکھتے ہیں۔

(۱) اکل حلال۔ پیر کو اکل حلال میں احتیاط کلی برتنا چاہیئے ہرگز ہرگز کوئی ایسا لقمہ جو غیر حلال طریقے سے حاصل کیا گیا ہو یا مشتبہ ہو اس کے پاس نہ پھٹکے اس لئے کہ کل لحم نبت من الحرام فالنار اولیٰ بہ۔

(۲) صدق مقال۔ یعنی سچ بولنا پیر کو چاہیئے کہ کبھی جھوٹ غیبت اور فحش زبان پر نہ لائے کہ سچائی نجات دلاتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔ (۳) دنیا کی حرص اس کی لذتیں اس کی خواہش ترک کر دینا اور مخلوق کے اس کی جانب رجوع اور قبولیت پر کوئی توجہ نہ دینا ہے۔ (۴) مال کا نہ جمع کرنا اگر اسے کثرت سے فتوحات اور نذرانے میسر ہوں تو چاہیئے (ان سے سب حاصل شدہ مال) راہ خدا میں خرچ کر دے۔ (۵) اچھی خصلتیں اور مخلوق کی خیر خواہی ہے پیر کو چاہیئے کہ مخلوق کو ایذا رسانی اور رنج دہی سے دور رہے (۶) اپنے آپ کو عزت کی نظر سے ہرگز نہ دیکھے خود بینی اور خود نمائی کی صفت کو صدق و اخلاص کے مقام پر اتار دے (۷) مرید بنانے پر حریص نہ ہو اگر کوئی شخص سچے دل سے اس کی طرف رجوع لائے اسے بیعت کرے ورنہ فراغ خاطری سے خدائے برتر کی عبادت میں مشغول رہے (۸) مخلوق کی زیادتیوں کو برداشت کرنا اور مخلوق سے جو تکلیف پہونچے اس پر صابر رہنا ہے ——— اس لئے کہ درویشوں

www.nafseislam.com

کا خرقہ رضائے الٰہی کا جامہ ہے جو شخص اس خرقہ کو پا کر اپنی نامرادیوں کو برداشت نہ کرے وہ محض فقر کا مدعی ہے خرقہ اس پر حرام ہے۔

(۹) گناہوں اور نافرمانیوں کو یکسر چھوڑ دینا ہے پیر کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کو بجالانا اور اس کی نافرمانیوں سے پرہیز کرنا اپنے اوپر نہایت اہتمام سے لازم کرے۔

(۱۰) کشف و کرامت کا متوالا نہ ہو بلکہ استقامت کا شیدائی ہو اس لئے کہ خلاف عادت امور اور کشف تو بے دینوں سے بھی ظاہر ہو جاتا ہے اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ الاستقامۃ فوق الکرامۃ حق پر ثابت قدم رہنا کرامت سے بڑھ کر ہے۔ (سبع سنابل ص ۱۱۶، ص ۱۱۷، ص ۱۱۸)

شریعت کیا ہے؟

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شریعت صرف چند احکام فرض و واجب و حلال و حرام کا نام ہے اور شریعت انھیں چند چیزوں میں منحصر ہے حالاں کہ یہ محض اندھاپن ہے شریعت کا حال تو یہ ہے کہ "وہ تمام احکام جسم و جان و روح و قلب و جملہ علوم الٰہیہ اور معارف نامتناھیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے لہذا باجماع قطعی جملہ اولیاء کرام تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے اگر شریعت کے مطابق ہوں حق و مقبول ورنہ مردود و مخذول تو یقیناً قطعاً شریعت ہی اصل کار شریعت ہی مناط و مدار ہے شریعت ہی محک و معیار ہے شریعت راہ کو کہتے ہیں اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیۃ کا ترجمہ "محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ" یہ قطعاً عام مطلق ہے نہ کہ

www.nafseislam.com

صرف چند احکام جسمانی سے خاص یہی وہ راہ ہے کہ پانچوں وقت ہر نماز بلکہ ہر رکعت میں اس کا مانگنا اور اس پر ثبات واستقامت کی دعا کرنا ہر مسلمان پر واجب فرمایا ہے کہ اهدنا الصراط المستقیم ہم کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ چلا ان کی شریعت پر ثابت قدم رکھ" (مقال عرفا ص۱۴۳)

حضرت عبداللہ بن عباس وامام ابوالعالیہ وامام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ الصراط المستقیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصاحباہ۔ صراط مستقیم محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق وعمر فاروق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما (مقال عرفا ص۴) یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے دونوں جان نثار صحابی حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نقوش قدم کو رأس المفسرین حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس اور شریعت وطریقت کے امام حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہما صراط مستقیم بتارہے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقش قدم (جو اصل شریعت ہے) کی پیروی کا جذبہ کس قدر تھا کہ صدیق اکبر نے اسلام کے ایک رکن زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا تھا اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض مواقع پر درہ لیکر نماز کی صفیں سیدھی کرائیں بھلا بتائیے کہ صدیق اکبر کے نزدیک جب زکوٰۃ اتنی اہم ہے تو نماز کی اہمیت کا کیا حال رہا ہوگا اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب صفوں کے سیدھا کرنے کا اتنا اہتمام فرماتے ہیں تو خود نماز کی اہمیت آپ کے نزدیک کتنی رہی ہوگی۔ تو آج بزعم خویش بنے بنائے نقیر۔ نماز و روزہ سے دور، شریعت کو طریقت سے الگ کہہ کر پابندی شریعت سے اپنا دامن بچانے والے اگر اپنے آپ کو صراط مستقیم پر سمجھتے ہیں تو یہ محض فریب نفس ہے اور ایسے لوگ وسوسۂ شیطانی میں گرفتار اور پکے مکار ہیں۔ ارشاد قرآنی

www.nafseislam.com

ہے۔ ان ربی علی صراط مستقیم۔ بے شک اس سیدھی راہ پر میرا رب ملتا ہے یہی وہ راہ ہے جس کا منتہا اللہ ہے یہی وہ راہ جس کا مخالف بد دین وگمراہ ہے قرآن عظیم نے فرمایا و ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوا ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذلکم وصکم بہ لعلکم تتقون۔ شروع رکوع سے احکام شریعت بیان کر کے فرماتا ہے اور اے محبوب تم فرمادو کہ یہ شریعت میری سیدھی راہ ہے تو اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور راستوں کے پیچھے نہ جاؤ کہ وہ تمہیں خدا کی راہ سے جدا کر دیں گے اللہ تمہیں اس کی تاکید فرماتا ہے تاکہ تم پرہیزگاری کرو۔

قرآن عظیم نے صاف فرمادیا کہ شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس سے وصول الی اللہ ہے اس کے سوا آدمی جو راہ چلے گا اللہ کی راہ سے دور پڑے گا۔ (مقال عرفاء)

مذکورہ بالا ارشادات قرآنی سے یہ بات بخوبی واضح ہو گئی کہ خدا تک پہونچنے کے لئے شریعت ہی واحد راستہ ہے جس کو شیخ سعدی نے یوں سمجھایا ہے۔ کہ

خلاف پیمبر کسے رہ گزید ؂ ؂ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقش قدم کو چھوڑ کر کہ بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ وہی صراط مستقیم ہے ہرگز منزل مقصود یعنی خدا تک نہیں پہونچا جا سکتا۔

کیا طریقت اللہ تک پہنچنے کا نام ہے

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ طریقت وصول الی اللہ کا نام ہے۔ اور بعض لوگ تو اس قدر جری ہو کر اپنی جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ شریعت تو خدا تک پہنچنے کا ایک ذریعہ ہے تو جب پہونچ گئے تو اب پہنچنے والوں کو اس وسیلے سے کیا کام جس طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے آدمی بس اور ٹرین کا سہارا لیتا ہے

www.nafseislam.com

اور جب منزل پر پہونچ جاتا ہے تو ٹرین سے اتر جاتا ہے یہی حال شریعت کا ہے۔

طریقت وصول الی اللہ کا نام ہے یا نہیں اور یہ کہ طریقت والے شریعت سے بے نیاز ہو جاتے ہیں یا نہیں۔ امام اہلسنت اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر دل پذیر ملاحظہ ہو "طریقت کو وصول الی اللہ کا نام دینا محض جنون وجہالت ہے ہر دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے کہ طریق طریقہ اور طریقت راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہونچ جانے کو تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشہادت قرآن عظیم خدا تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک۔ جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں۔ کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل ومردود فرما چکا لاجرم ضرور ہوا کہ طریقت یہی شریعت ہے اسی راہ روشن کا ٹکڑا ہے۔ اس کا اس سے جدا ہونا محال وناسزا ہے جو اسے شریعت سے جدا جانتا ہے اسے راہِ خدا سے توڑ کر راہِ ابلیس مانتا ہے مگر حاشا طریقت حقہ راہ ابلیس نہیں قطعاً راہ خدا ہے تو یقیناً وہ شریعت مطہرہ ہی کا ٹکڑا ہے طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے شریعت ہی کے اتباع کا صدقہ ہے ورنہ بے اتباع شرع بڑے بڑے کشف راہبوں، جوگیوں، سنیاسیوں کو ہوتے ہیں پھر وہ کہاں تک لیجاتے ہیں اسی نار جہنم عذاب الیم تک پہنچاتے ہیں (مقال عرفا ص ۵)

طریقت کو ہردم شریعت کی احتیاج ہے

شریعت منبع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا بلکہ شریعت اس سے بھی متعالی ہے منبع سے پانی نکل کر دریا بن کر جن زمینوں پر گذرے انھیں سیراب کرنے میں اسے منبع کی احتیاج نہیں نہ اس سے نفع لینے والوں کو اصل منبع کی اس وقت حاجت مگر شریعت وہ منبع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی احتیاج ہے۔ منبع سے اس کا تعلق ٹوٹے تو یہی نہیں کہ صرف آئندہ کے لئے مدد

www.nafseislam.com

موقوف ہوجائے۔ فی الحال جتنا پانی آچکا ہے چند روز تک پینے نہانے کھیتیاں باغات سینچنے کا کام دے۔ نہیں نہیں منبع سے تعلق ٹوٹتے ہی یہ دریا فوراً فنا ہوجائے گا بوند تو بوند نم کا نام نظر نہ آئے گا۔ نہیں نہیں میں نے غلطی کی کاش اتنا ہی ہوتا کہ دریا سوکھ گیا پانی معدوم ہوا باغ سوکھے کھیت مرجھائے آدمی پیاسے تڑپ رہے ہیں ہرگز نہیں بلکہ یہاں اس مبارک منبع سے تعلق چھوٹتے ہی یہ تمام دریا والبحر المسجود ہوکر شعلہ فشاں آگ ہوجاتا ہے جس کے شعلوں سے کہیں پناہ نہیں پھر کاش وہ شعلے ظاہری آنکھوں سے سوجھتے تو جو تعلق توڑنے والے جلے خاک سیاہ ہوئے تھے اتنے ہی جل کر باقی بچ جاتے کہ ان کا یہ بدانجام دیکھ کر عبرت پاتے مگر نہیں وہ تو نار اللہ الموقدۃ ہ تطلع علی الافئدۃ ہے۔ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ کہ دلوں پر چڑھتی ہے اندر سے دل جل گئے ایمان خاک سیاہ ہوا اور ظاہر میں وہی پانی نظر آرہا ہے دیکھنے میں دریا اور باطن میں آگ کا دہرا۔

آہ آہ کہ اس پردے نے لاکھوں کو ہلاک کیا پھر دریا اور منبع کی مثال سے ایک اور فرق عظیم ہے جس کی طرف اشارا گزرا کہ نفع لینے والوں کو اس وقت منبع کی حاجت نہیں مگر حاشا یہاں منبع سے نہ بھی توڑیئے کہ پانی باقی رہے اور آگ نہ ہوجائے جب کہ ہر آن منبع سے اس کی جانچ پڑتال کی حاجت ہے وہ یوں کہ پاکیزہ شیریں دریا جو اس برکت والے منبع سے نکل کر اس دارالالتباس کی وادیوں میں لہریں لے رہا ہے یہاں اس کے ساتھ ایک ناپاک سخت کھاری دریا بھی بہتا ہے۔ ھٰذا عذب فرات وھٰذا ملح اجاج۔ ایک خوب میٹھا شیریں ہے اور ایک سخت نمک کھاری وہ دریائے شو کیا ہے شیطان ملعون کے وسوسے دھوکے تو دریائے شیریں سے نفع لینے والوں کو ہر آن احتیاج ہے کہ ہر نئی لہر پر اس کی رنگت، مزے اور بو کو اصل منبع کے لون، طعم، ریح سے ملاتے رہیں کہ یہ لہر اسی منبع سے آئی ہوئی ہے یا شیطانی پیشاب کی بدبو کھاری دھار دھوکہ دے رہی ہے۔

(مقال عرفا ص ۲)

www.nafseislam.com

مندرجہ بالا نورانی تحریروں سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

(۱) شریعت منبع اور طریقت دریا ہے۔

(۲) شریعت اور طریقت کو منبع اور دریا سے تشبیہ دینا تقریب فہم کے لئے ہے ورنہ شریعت اس سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے۔

(۳) طریقت ہمہ دم شریعت کی محتاج ہے۔

(۴) دریا اپنے منبع سے الگ ہوجائے جب بھی کچھ پانی اس میں بروقت موجود رہتا ہے صرف آئندہ پانی آنے کی امید نہیں رہتی۔ لیکن طریقت ایسا دریا ہے کہ اپنے منبع یعنی شریعت سے الگ ہوتے ہی فوراً سوکھ جاتا ہے۔

(۵) طریقت کو ہر آن شریعت کی کسوٹی پر پرکھتے رہنا چاہیئے۔

شریعت، طریقت، معرفت، حقیقت

رضائے نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا ✽ کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

شریعت مطہرہ ربانی نور کا فانوس ہے کہ دینی عالم میں اس کے سوا کوئی روشنی نہیں اس کی روشنی بڑھنے کی کوئی حد نہیں زیادت چاہنے افزائش پانے کا نام طریقت ہے یہ روشنی بڑھ کر صبح پھر آفتاب اور پھر اس سے بھی غیر متناہی درجوں زیادہ تک ترقی کرتی ہے جس سے حقائق اشیاء کا انکشاف ہوتا اور نور حق تجلی فرماتا ہے۔ یہ مرتبہ علم میں معرفت اور مرتبہ تحقق میں حقیقت ہے تو حقیقت میں وہی ایک شریعت ہی کہ باختلاف مراتب اس کے مختلف نام رکھے جاتے ہیں جب یہ نور بڑھ کر صبح روشن کے مثل ہوتا ہے ابلیس لعین خیر خواہ بن کر آتا اور اس سے کہتا ہے کہ اطفیٔ المصباح فقد اشرق الاصباح چراغ ٹھنڈا کر کہ اب تو صبح خوب روشن ہوگئی اگر آدمی دھوکے

www.nafseislam.com

میں نہ آیا اور نور فانوس بڑھ کر دن ہو گیا ابلیس کہتا ہے کیا اب بھی چراغ نہ بجھائے گا
آفتاب روشن ہے احمق اب تجھے چراغ کی کیا حاجت ہے۔ ع

ابلہے کو روز روشن شمع کافوری نہد

ہدایت الٰہی اگر دستگیر ہے تو بندہ لاحول پڑھتا اور اس ملعون کو دفع کرتا ہے اور
کہتا ہے او عدو اللہ جسے تو دن یا آفتاب کہہ رہا ہے آخر کیا ہے اسی فانوس کا تو نور ہے
اسے بجھایا تو نور کہاں سے آئے گا اس وقت وہ دغا باز خائب و خاسر پھرتا ہے اور بندہ
نور علی نور یھدی اللہ بنورہ من یشاء کی حمایت میں نور حقیقی تک پہونچ جاتا ہے
اور اگر دم میں آگیا اور سمجھا کہ ہاں دن تو ہو گیا اب مجھے چراغ کی کیا حاجت رہی ادھر فانوس
بجھایا کہ اور معاً اندھیر اگھپ کہ ہاتھ سے ہاتھ سوجھائی نہ دیتا جیسا کہ قرآن عظیم نے فرمایا
ظلمت بعضھا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا ومن لم یجعل اللہ
لہ نورا فما لہ من نور۔ ایک پر ایک اندھیریاں ہیں اپنا ہاتھ نکالے تو نہ سوجھے
اور جسے خدا نور نہ دے اس کے لئے نور کہاں۔ یہ ہیں وہ کہ طریقت بلکہ حقیقت تک پہونچ
کر اپنے آپ کو شریعت سے مستغنی سمجھے اور ابلیس کے فریب میں آکر اس الٰہی فانوس کو
بجھا بیٹھے کاش یہ ہی ہوتا کہ اس کے بجھنے سے جو عالمگیر اندھیرا ان کی آنکھوں میں چھایا جس
نے دن دھاڑے چوپٹ کر دیا ان کو اس کی خبر ہوتی کہ شاید توبہ کرے فانوس کا مالک
ندامت والوں پر مہر رکھتا ہے پھر انھیں روشنی دیتا مگر اندھیر تو یہ ہے کہ دشمن ملعون نے
جہاں شمع خاموش کرائی اس کے ساتھ ہی معاً اپنی سازشی بتی جلا کر ان کے ہاتھ میں دیدی
یہ اسے نور سمجھ رہے ہیں اور وہ حقیقۃً نار ہے یہ مگن ہیں کہ شریعت والوں کے پاس کیا ہے۔
ایک چراغ ہے ہمارا نور آفتاب کو لجا رہا ہے وہ قطرہ اور یہ ایک دریا ہے اور خبر نہیں کہ وہ
حقیقۃً نور ہے اور یہ دھوکے کی ٹٹی آنکھ بند ہوتے ہی حال کھل جائے گا۔ ع کہ

با کہ باختہ عشق در شب دیجور۔ (مقال عرفا)

www.nafseislam.com

بالجملہ شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک سانس ایک ایک پل ایک ایک لمحہ مرتے دم تک ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ کہ راہ جس قدر باریک اسی قدر ہادی کی زیادہ حاجت اسی لئے حدیث میں آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا المتعبد بغیر فقہ کالحمار فی الطاحون بغیر فقہ کے عبادت میں پڑنے والا ایسا ہی ہے جیسے چکی کھینچنے والا گدھا کہ مشقت جھیلے اور نفع کچھ نہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ من واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ عنہ (منقول از مقال عرفاء)

اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس نورانی تحریر سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں

(۱) طریقت، معرفت، حقیقت باختلاف مراتب شریعت ہی کے مختلف نام ہیں۔

(۲) شریعت میں زیادت چاہنے اور افزائش پانے کا نام طریقت اور اسی کو مرتبہ علم میں معرفت اور مرتبہ تحقق میں حقیقت کہتے ہیں

(۳) جب نور شریعت بڑھ کر صبح روشن کے مانند ہو جاتا ہے تو ابلیس اگر خیر خواہی میں کہتا ہے کہ اب اس شمع (شریعت) کی تجھے کیا حاجت ہے اسے بجھا دے اب اگر بندۂ مومن مخلص اور تائید خداوندی اس کے شامل حال ہے تو ابلیس کے مکر سے آگاہ ہو کر اسے لاحول کی لاٹھی سے مار کر بھگا دیتا ہے اور اگر مومن اس کے بہکاوے آگیا تو اس کا ایمان چھین کر اپنی سازشی بتی ہاتھ میں دے کر چلا جاتا ہے اور یہ بہکا ہوا اسی سازشی بتی کو نور الٰہی سمجھتا ہے۔

(۴) شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک سانس ایک لمحہ مرتے دم تک ہے۔

(۵) حدیث شریف میں بغیر فقہ کے عابد کو چکی کھینچنے والا گدھا اس لئے کہا گیا ہے کہ بغیر فقہ یعنی بقدر ضرورت مسائل شرعیہ جانے بغیر انسان وضو اور غسل نہیں کرسکتا تو عبادت تو بعد کی بات ہے۔

www.nafseislam.com

کیا شریعت الگ ہے اور طریقت الگ؟

طریقت کو شریعت کا غیر سمجھتے ہوئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہی طریقت اصلِ مقصود ہے جو غیر شریعت ہے اور یہ سمجھنا کہ انبیاء کرام اسی لئے مبعوث ہوئے کہ لوگوں کو یہ بتائیں کہ طریقت غیر شریعت ہے یہ ایک فکر فاسد ہی نہیں بلکہ ایسا سوچنا شریعت مطہرہ کو معاذ اللہ معطل و مہمل ولغو و باطل سمجھنا ہے اور یہ صریح کفر والحاد و زندقہ وارتداد اور موجب لعنت وابعاد عن الحق ہے۔ اعلیٰحضرت تحریر فرماتے ہیں۔

کہ شریعت کے سوا اللہ تک راہیں بند ہیں طریقت اگر وہ اپنے زعم میں کسی راہ مخالف شریعت کا نام سمجھا ہے تو حاشا وہ خدا تک پہونچائے بلکہ وہ مسدود اور اس کا چلنے والا مردود اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم پر اس کی تہمت ملعون ومطرود کیا کوئی ثبوت دے سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو شریعت کے خلاف دوسری راہ کی طرف بلایا ہے حاشا وکلا (مقال عرفا ص ۹)

نبی کا وارث عالم دین ہے نہ کہ جاہل صوفی

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قول کے جواب میں کہ " بھائیو علماء صوری وقشری کسی طرح اس وراثت (جو العلماء ورثۃ الانبیاء میں ملحوظ ہے) کی قابلیت نہیں رکھتے " تحریر فرماتے ہیں جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر اسی کی طرف بلایا اور یہی راستہ (شریعت) ہمارے لئے چھوڑا تو اس کا حامل اس کا عالم کیوں کر ان کا وارث نہ ہوگا ہم پوچھتے ہیں کہ بالفرض اگر شریعت صرف فرض واجب وسنت مستحب حلال وحرام ہی کے علم کا

www.nafseislam.com

نام ہے تو یہ علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے یا ان کے غیر سے اگر اسلام کا دعویٰ رکھتا ہے تو ضرور کہے گا کہ حضور ہی سے ہے پھر اس کا عالم حضور کا وارث نہ ہوا اس کے کیا معنی اگر یہ کہے کہ یہ علم تو ضرور ان کا ہے مگر دوسرا حصہ یعنی علم باطن اس نے نہ پایا لہٰذا وارث نہ ٹھہرا تو اسے جاہل کیا وارث کے لئے یہ ضرور ہے کہ مورث کا کل مال پائے یوں تو عالم میں کوئی عالم کوئی ولی کوئی صدیق ان کا وارث نہ ٹھہرے گا اور ارشاد اقدس ان العلماء ورثۃ الانبیاء معاذ اللہ غلط بن کر محال ہو جائے گا۔ (مقال عرفا ص ۹)

اور آگے چل کر اسی جواب کے آخر میں نتیجۃً تحریر فرماتے ہیں، حاشا نہ شریعت و طریقت دو راہیں ہیں اور نہ اولیاء غیر علماء ہو سکتے ہیں۔ علامہ مناوی شرح جامع صغیر پھر عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی حدیقۂ ندیہ میں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل فرماتے ہیں۔ علم الباطن لا یعرفہ الا من عرف علم الظاھر علم باطن نہ جانے گا مگر وہ جو علم ظاہر جانتا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ما تخذ اللہ ولیا جاھلا قط اللہ نے کبھی کسی جاہل کو اپنا ولی نہ بنایا یعنی بنانا چاہا تو پہلے اسے علم دے دیا اس کے بعد ولی کیا کہ جو علم ظاہر نہیں رکھتا علم باطن کہ اسی کا ثمرہ و نتیجہ ہے کیوں کر پا سکتا ہے۔

حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے متعلق بندوں کے لئے پانچ علم ہیں علم ذات، علم صفات علم اسماء، علم افعال، علم احکام۔ ان میں ہر پہلا دوسرے سے مشکل تر ہے جو سب سے آسان علم احکام میں عاجز ہو گا سب سے مشکل علم ذات کیوں کر پا سکے گا اس جاہل نے تو علمائے شریعت کو معاذ اللہ مطلقاً وراثت سے محروم کر دیا اور قرآن عظیم انھیں مطلقاً وارث بتا رہا ہے حتی کہ ان میں کے بے عمل کو بھی یعنی جبکہ عقائد حق پر مستقیم اور ہدایت کی طرف داعی ہو کہ گمراہ اور گمراہی کی طرف بلانے والا وارث نبی نہیں نائب ابلیس ہے (مقال عرفا ص ۱۰) اور حضرت میر عبد الواحد بلگرامی اپنی کتاب سبع سنابل شریف ص ۲ جو مقبول بارگاہ رسالت ہے میں تحریر

www.nafseislam.com

فرماتے ہیں۔ اے صاحب تحقیق علماء راہ دین کہ ورثۂ انبیاء اندؑ طائفہ ہستند۔ اصحٰب حدیث، وفقہا وصوفیہ۔ دیکھو کیسی صریح تصریح ہے کہ علمائے ظاہر و باطن سب وارثان انبیاؑ ہیں علیہم الصلاۃ والسلام والثناء

مذکورہ بالا عرفانی تحریروں سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے۔

(۱) نبی کے وارث علماء دین ہیں نہ کہ جاہل صوفیاء (۲) شریعت اور طریقت دو راہیں نہیں

(۳) اور غیر عالم کبھی ولی نہیں ہو سکتا۔ ایک بات یاد رہے کہ یہاں عالم سے مراد وہ خوش نصیب مسلمان ہے جو حقیقۃً علم دین والا ہو خواہ اس کے پاس سند ہو یا نہ ہو ورنہ اگر صاحب علم ہونے کا دار و مدار سندوں کا حصول قرار دے دیا جائے تو کوئی بھی جاہل سندوں کو اکٹھا کر کے علماء کے زمرہ میں شامل ہو جائے گا۔ اس کے متعلق اعلیحضرت عظیم البرکت تحریر فرماتے ہیں۔ سند حاصل کرنا تو کچھ ضرور نہیں ہاں باقاعدہ تعلیم پانا ضرور ہے مدرسہ میں ہو یا کسی عالم کے مکان پر اور جس نے بے قاعدہ تعلیم پائی (خواہ مدرسہ میں رہ کر) وہ جاہل محض سے بدتر نیم ملا خطرۂ ایمان ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ ج دہم ص۵۷۲)

(۴) حق تعالیٰ کے متعلق بندوں کے لئے مذکورہ پانچ علوم میں سے سب سے مشکل علم ذات اور سب سے آسان علم احکام ہے تو جو سب سے آسان علم احکام میں عاجز ہو گا وہ سب سے مشکل علم ذات کیوں کر پا سکے گا۔

(۵) علمائے شرع نبی کی وراثت سے محروم نہیں البتہ جاہل صوفیا ضرور محروم ہیں۔ اور اگر ہوش و حواس کی درستگی کے باوجود اپنے کو احکام شرعیہ سے مستثنیٰ اور نبی کا وارث سمجھتا ہے تو اسے غلط فہمی ہے۔ وارث ضرور ہے لیکن نبی کا نہیں بلکہ شیطان کا۔

www.nafseislam.com

شریعت و طریقت کا باہمی تعلق

شریعت پوست ہے طریقت مغز پوست بغیر مغز بے قیمت ہے اور مغز پوسٹ کے بغیر غیر محفوظ ہے بادام کے چھلکے جب مغز سے جدا ہو جائیں تو ان کی قیمت کچھ نہیں اسی طرح مغز بادام پوست سے علیحدہ ہو کر ہر جانور کی غذا ہے۔ شیطان کی عبادت پوست بے مغز تھی لہذا کوئی قیمت نہ ہوئی جاہل صوفی کی ریاضتیں مغز بے پوست ہیں لہذا ہر دم خطرہ میں ہے اور وہ مسخرہ شیطان ہے طریقت گویا حقیقت ہے اور شریعت گویا مجاز ___ طریقت سمندر ہے شریعت جہاز ___ جو کہے اب دنیا میں ولی کوئی نہیں وہ جھوٹا ہے کیسے ممکن ہے کہ مجاز رہے حقیقت نہ رہے شریعت درخت ہے طریقت اس کا پھل پھول۔ (انوار القرآن ص۶۶، ص۶۷)

معلوم ہوا کہ شریعت و طریقت کا باہم بڑا گہر ربط ہے اور جس طرح چھلکے سے الگ ہو کر مغز بادام غیر محفوظ اور کسی بھی جانور کی غذا بن سکتا ہے اسی طرح شریعت سے بے نیاز ہو کر اس سے الگ ہو کر جھوٹے مدعیان طریقت اور جاہل صوفیا، شیطان کے فریب سے غیر محفوظ بلکہ بازیچہ ابلیس بن سکتے ہیں اور جس طرح بحری سفر کرنے والا کشتی دیا وہ ذرائع جو اسے بآسانی ساحل سے ہمکنار کر سکتے ہوں) سے بے نیاز ہو کر سمندر کی بلا خیز طوفانی موجوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا اسی طرح بحر طریقت و معرفت و حقیقت کا سفر کرنے والا بھی کشتی شریعت سے بے نیاز ہو کر شیطانی ہواؤں کے نتیجے میں اٹھنے والی موجوں کا شکار ہو سکتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ جملہ مسلمانان عالم کو پابندیٔ شرع کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

www.nafseislam.com

علمائے شریعت طریقت کیلئے رکاوٹ نہیں

اعلیٰحضرت عظیم البرکت تحریر فرماتے ہیں کہ "علمائے شریعت ہرگز طریقت کے سدراہ نہیں بلکہ وہی اس کے فتح باب اور وہی اس کے نگہبان راہ ہیں ہاں وہ طریقت جسے بندگان شیطان طریقت نام رکھیں اور اسے شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدا کریں علماء اس کے لئے ضرور سدراہ ہیں علماء کیا خود اللہ عزوجل نے اس راہ کو مسدود و مردود و مطرود و ملعون فرمایا اور یہ بات یقینی ہے کہ علماء شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ہر آن ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والے کو اور زیادہ ورنہ حدیث میں اسے چکی کھینچنے والا گدھا فرمایا تو اگر علماء نے تمہیں گدھا بننے سے روکا کیا گناہ کیا۔ (مقال عرفا ص ۱۴)

جھوٹے باباؤں اور مخالف شرع پیروں نیز بنے بنائے مکار صوفیوں نے عوام میں علم علماء اور شرع کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا شروع کر دیا ہے کہ علماء کیا جانیں وہ شریعت والے ہیں اور ہم طریقت والے ہیں شریعت الگ ہے اور طریقت الگ تو سوال یہ ہے کہ شریعت کی مخالفت کرنے اور مکار صوفی بننے میں ان کا فائدہ کیا ہے تو سنئے کہ پیر بننے کا فائدہ تو یہ ہوگا زیادہ سے زیادہ عوام ان کے دام تزویر میں پھنس کر مرید بنیں گے اور حلقہ ارادت جتنا ہی وسیع ہوگا اسی قدر نذرانوں کی بھرمار ہوگی نیز دیگر ذرائع آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا یہی وجہ ہے کہ کچھ تعداد ایسے پیروں کی بھی آپ کو ملے گی جو مرید سے زیادہ خلیفہ بنانے کی کوشش میں ہوتے ہیں کیوں کہ مرید تو زیادہ سے زیادہ خریدار اور کسٹمر کا کام دیتا ہے اور مکار پیروں کے مکار خلفاء باضابطہ کمیشن ایجنٹ کی طرح ہوتے ہیں اور حق نمک خواری اس طرح ادا کرتے ہیں کہ خوف خدا اور عذاب آخرت سے بے نیاز ہو کر شب روز حدود شرع کو توڑنے اور اپنے جھوٹے مخالف شرع پیروں کے حلقہ ارادت کو وسیع کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

www.nafseislam.com

یہ تو رہا پیر بننے کا فائدہ اور شریعت کی مخالفت کا فائدہ یہ ہوگا کہ عوام و خواص کی وہ درست رائے مجروح ہو جائے کہ پیر کو پابند شرع ہونا چاہیئے اور جب بات عوام کی سمجھ میں آجائے گی کہ پیر کو پابند شرع ہونا کوئی ضروری نہیں اور جب ان کے اپنے خیال فاسد میں شریعت الگ ہے اور طریقت الگ تو بھلا اس معنی کر صاحبانِ طریقت کو شریعت سے واسطہ کی بھی کیا حاجت ہے۔ تو اب قوم اپنے اس مکار پیر سے پابندی شرع کی توقع بھی نہ کرے گی مطالبہ تو بڑی بات ہے اور اگر کبھی دل میں پیر کی بے عملی سے مرید بدظن بھی ہوا تو اپنی سابقہ غلط فہمی سے یہ شبہ دفع کر لیتا ہے کہ وہ تو نماز شریعت ہے جس کے لئے طہارت اور نماز کے جملہ شرائط و ارکان کی پابندی لازم ہے اور ہمارے پیر صاحب نماز کے منکر کہاں ہیں یہ اور بات ہے کہ وہ نماز طریقت پڑھتے ہیں جو وضو، غسل اور تکبیر تحریمہ قیام قرأت رکوع سجود قعدہ اخیرہ خروج بصنعہٖ وغیرہ سے بے نیاز ہوتی ہے۔ سچ کہا تھا ڈاکٹر اقبال نے۔

مجاہدانہ روش رہ گئی نہ صوفی میں ؛ بہانۂ بے عملی بنی شراب الست

معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ! اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے مکاروں سے بچنے اور علماء نیز سچے صوفیاء کی قدر کرنے کی توفیق رفیق بخشے آمین۔

حقیقت خلاف شریعت نہیں

بہ کچھ ایسے بھی ناخدا ترس انسان موجود ہیں جو شیطان کے اغوا کا شکار ہو کر بیباکانہ جرأت اختیار کرتے اور شریعت مطہرہ کو فضول اور بے ضرورت سمجھنے لگے ہیں ان کا گمان فاسد یہ ہے کہ حقیقت خلاف شریعت ہے یا یہ کہ شریعت وصول کا آلہ و ذریعہ ہے اور جب آدمی واصل ہو گیا اور حق تک پہونچ گیا تو اب شریعت کی کیا حاجت ہے"۔ ——— ایسی ناپاک ذہنیتوں کا جواب اس سے بہتر نہیں دیا جا سکتا، جو سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی

www.nafseislam.com

رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا آپ سے کہا گیا کہ ایک گروہ یہاں ایسا کہتا ہے کہ شریعت منزل تک پہونچنے کے لئے ایک راستہ ہے اور ہم کہ منزل تک واصل ہو چکے ہمیں شریعت کی کیا حاجت ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ جہاں تک پہونچنے کا تعلق ہے وہ سچ کہتے ہیں اور بے شک وہ پہنچے لیکن یہ پوچھو کہ کہاں تک پہنچے جہنم تک والعیاذ باللہ تبارک وتعالے!۔

(سراج العوارف فی الوصایا والمعارف مترجم ص ۲۳)

تصوّف کیا ہے

اقوال اولیاء کی روشنی میں

(۱) اہل علم حضرات نے اسم تصوف کی تحقیق میں بہت کچھ کہا ہے حضرت محمد بن علی بن امام حسین بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین فرماتے ہیں التصوف خلق فمن زاد علیک فی الخلق زاد علیک فی التصوف پاکیزہ اخلاق کا نام تصوف ہے جس کے جتنے پاکیزہ اخلاق ہوں گے اتنا ہی زیادہ وہ صوفی ہوگا۔

(۲) حضرت حصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "التصوف صفاء السر من کدورۃ المخالفۃ دل کو مخالف کی کدورت سے پاک وصاف رکھنے کا نام تصوف ہے۔ مطلب یہ کہ باطن کو حق تعالیٰ مخالفت سے محفوظ رکھو کیوں کہ دوستی موافقت کا نام ہے اور موافقت مخالفت کی ضد ہے دوست کو لازم ہے کہ سارے جہاں میں دوست کے احکام کی حفاظت کرے۔

(۳) حضرت ابو عمرو دمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "التصوف رویۃ الکون بعین النقص بل غض الطرف عن الکون" جہاں کو نقص وعیب کی آنکھ سے دیکھنے کا نہیں بلکہ دنیا سے منھ پھیر لینے کا نام تصوف ہے۔

www.nafseislam.com

(۴) حضرت مرتعش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "التصوف حسن الخلق" نیک خصائل کا نام تصوف ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) یہ کہ حق تعالیٰ کے اوامر و نواہی کو بغیر سُمعہ و ریا کے ادا کیا جائے (۲) یہ کہ بڑوں کی عزت اور تعظیم اور چھوٹوں پر شفقت و مہربانی اور برابر والوں سے حق و انصاف پر قائم رہتے ہوئے کسی عوض و بدلے کا طالب نہ ہو (۳) یہ تیسری قسم اپنی ذات سے متعلق ہے وہ یہ کہ نفس و شیطان کی متابعت نہ کرے جس نے اپنی ذات کو ان تینوں خصلتوں سے مزین کر لیا وہ تمام نیک خصلتوں کا خوگر بن گیا یہ خصائل اس حدیث سے ماخوذ ہیں جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ان سے کسی نے عرض کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شریفہ کی تعلیم فرمایئے آپ نے فرمایا قرآن کریم پڑھو اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کے اخلاق حمیدہ بیان فرمائے ہیں یہ دلیل پہلی قسم کی ہے لیکن دوسری اور تیسری قسم کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "خذ العفو وأمر بالمعروف واعرض عن الجاھلین" درگزر اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے دور رہو۔

(۵) حضرت مرتعش فرماتے ہیں کہ "ھذا مذھب کلہ جد فلا تخلطوہ بشئی من الھزل" یہ نکھری ہوئی تصوف کی راہ ہے اس میں بالکل آمیزش نہ کرو اور نقلی صوفیوں کے معاملات کو نہ ملاؤ۔ (۵) حضرت ابو علی قزوینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "التصوف ھو الاخلاق الرضیۃ" پسندیدہ اور محمود افعال و اخلاق کا نام تصوف ہے۔

(۷) حضرت ابوالحسن فوشنجہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "التصوف الیوم اسم ولا حقیقۃ وقد کان حقیقۃ" آج بے حقیقت چیزوں کا نام تصوف سمجھ لیا گیا ہے ورنہ اس سے قبل بغیر نام ایک حقیقت تھی مطلب یہ کہ صحابہ کرام اور سلف صالحین کے زمانہ میں یہ نام تو نہ تھا مگر اس کے معنی موجود تھے اب نام تو ہے مگر معنی کا وجود نہیں یعنی معاملات و کردار تو معروف تھے لیکن دعویٰ مجہول تھا اب دعویٰ معروف ہے لیکن معاملات مجہول ہیں۔ (کشف المحجوب)

www.nafseislam.com

تصوّف کی قسمیں

تصوف کے ماننے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کی تین قسمیں ہیں۔

ایک کو صوفی، دوسرے کو متصوف اور تیسرے کو مستصوف کہتے ہیں۔

(۱) صوفی وہ ہے جو خود کو فنا کر کے حق کے ساتھ مل جاتے اور خواہشات نفسانیہ کو مار کر حقیقت سے پیوستہ ہو جائے۔

(۲) متصوف وہ ہے جو ریاضت اور مجاہدے کے ذریعہ اس مقام کی طلب کرے اور وہ اس مقام کی طلب و حصول میں صادق و راستباز رہے۔

(۳) مستصوف وہ ہے جو دنیاوی عزت و منزلت اور مال و دولت کی خاطر خود کو ایسا بنا لے اور اسے مذکورہ منازل و مقامات کی کچھ خبر نہ ہو۔ ایسے نقلی صوفیوں کے لئے عرفا کا مقولہ ہے کہ "المستصوف عند الصوفیۃ کالذباب وعند غیرهم کالذیاب" صوفیاء کرام کے نزدیک نقلی صوفی مکھی کے مانند ذلیل و خوار ہے وہ جو کرتا ہے محض خواہش نفس کے لئے کرتا ہے اور دوسروں کے نزدیک بھیڑیئے کے مانند ہے جس طرح بھیڑیا اپنی تمام قوت و طاقت مردار کے حاصل کرنے میں صرف کرتا ہے یہی حال اس نقلی صوفی کا ہے۔ گویا صوفی صاحب وصول ہے اور متصوف صاحب اصول اور مستصوف صاحب نقول اور فضول (کشف المحجوب ص ۶۹)

مکتوبات صدی میں تصوف کے یہی تین درجے مذکور ہیں البتہ تیسری قسم مستصوف کے بجائے مشتبہ ہے اور صاحب مکتوبات صدی فرماتے ہیں: "مشتبہ کی یہ حالت ہے کہ اس میں صورتاً تو صوفیوں کے اکثر عادات ہوں گے مگر معنیً نہیں اور وہ نماز، روزہ، درود و وظائف ذکر و اشغال یا اور کوئی عمل وہ اس غرض سے نہیں کرتا کہ اللہ

www.nafseislam.com

تعالیٰ سے ملے بلکہ ان تمام آرائشوں کا مقصد جاہ طلبی اور حظوظ نفسانی ہے "

بدنام کنندۂ نکونامی چند

(مکتوبات صدی صـ ۱۷۱،۱۷۲)

تصوّف اور سلوک میں فرق

حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرّہ العزیز سے سوال کیا گیا کہ "تصوف اور سلوک میں کیا فرق ہے جواباً ارشاد فرمایا کہ" ان دونوں کے مابین وہی فرق ہے جو فقہ اور اصول فقہ کے درمیان ہے یعنی تصوف اصول فقہ کے مشابہ ہے اور سلوک فقہ کی مانند تصوف میں علم شریف باطنی کے قواعد واصول بیان ہوتے ہیں اور سلوک میں مجاہدوں اور ریاضتوں کی مدد سے اس راہ میں گامزن ہونے کے طریقے۔ وَاللہ اعلمُ بالصّواب۔

(سراج العوارف فی الوصایا والمعارف صـ ۷۵)

فن منطق کی مشہور زمانہ کتاب کی نہایت شاندار شرح

شرح مرقاۃ مسمّیٰ باسم تاریخی

انہج التشریحات

مرتبہ:۔ نظام الدین احمد نوری گورکھپوری

www.nafseislam.com

شریعت کی عظمت اولیاء کرام کی نظر میں

ماخوذ از مقال عرفا باعزاز شرع و علماء

(اعلیحضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی)

قطب الارشاد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ارشادات

① (حدود شریعت میں سے کسی حد میں خلل آنا فتنہ میں پڑنے کی نشانی ہے)

لاترلغیر ربک وجودا مع لزوم الحدود وحفظ الاوامر والنواھی فان انخرم فیک شئ من الحدود فاعلم انک مفتون قد لعب بک الشیطان فارجع الی الحکم الشرع والزمه ودع عنک الھوی لان کل حقیقة لاتشھد بھا الشریعه فھی باطلة۔

(طبقات الاولیاء امام عارف باللہ عبد الوھاب شعرانی قدس سرہ الربانی ج اول مطبع مصر ص۱۳۱)

غیر خدا کو موجود نہ دیکھنا اس کے ساتھ ہو تو اس کی باندھی حدوں سے کبھی جدا نہ ہو اور اسکے ہر امر و نہی کی حفاظت کرے اور حدود شریعت سے کسی حد میں خلل آیا تو جان لے کہ فتنہ میں پڑا ہوا ہے بے شک شیطان تیرے ساتھ کھیل رہا ہے تو فوراً حکم شریعت کی طرف پلٹ آ اور اس سے لپٹ جا اور اپنی خواہش نفسانی چھوڑ اس لئے کہ جس حقیقت کی شریعت تصدیق نہ فرمائے وہ حقیقت باطل ہے۔

www.nafseislam.com

۲ (خواہشات کی پیروی خدا کی راہ سے بہکا دیتی ہے)

اذا وجدت فی قلبک بغض شخص او حبہ فاعرض افعالہ علی الکتاب والسنۃ فان کانت محبوبۃ فیہا فاحبہ وان کانت مکروھۃ فاکرھہ لئلا تحبہ بھواک وتبغضہ بھواک قال اللہ تعالیٰ ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ۔

جب تو اپنے دل میں کسی کی دشمنی یا محبت پائے تو اس کے کاموں کو قرآن و حدیث پر پیش کر اگر ان میں پسندیدہ ہوں تو اس سے محبت کر اور ناپسند ہوں تو کراہت تاکہ اپنی خواہش سے نہ کسی کو دوست رکھے نہ دشمن اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ خواہش کی پیروی نہ کر کہ تجھے بہکا دے گی خدا کی راہ سے (طبقات کبریٰ ص ۱۳۱)

۳ (کرامت کسے کہتے ہیں)

الولایۃ ظل النبوۃ والنبوۃ ظل الالوھیۃ وکرامۃ الولی استقامۃ فعلہ علی قانون النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ولایت پرتو نبوت ہے اور نبوت پرتو الوہیت اور ولی کی کرامت یہ ہے کہ اس کا فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے قانون پر ٹھیک اترے۔

(بہجۃ الاسرار شریف ص ۳۹)

۴ دونوں جہان کے کام کا مدار فقط شریعت پر ہے

الشرع حکم محق سیف سطوۃ قھرہ من خالفہ وناواہ واعتصمت بحبل حمایۃ وثیقات عری الاسلام وعلیہ مدار امر الدین وباسبابہ انیطت منازل الکونین

(بہجۃ الاسرار شریف ص ۴۰)

شرع وہ حکم ہے جس کے صولت قہر کی تلوار اپنے مخالف و مقابل کو مٹا دیتی ہے اور اسلام کی مضبوط رسیاں اس کی حمایت کی ڈوری پکڑے ہوتے ہے امور دین کا مدار فقط شریعت پر ہے اور اس کی ڈوریوں سے دونوں عالم کی منزلیں وابستہ ہیں۔

www.nafseislam.com

⑤ (شریعت درخت اسلام کا پھل ہے)

الشریعۃ المطھرۃ المحمدیۃ ثمرۃ شجرۃ الملۃ الاسلامیۃ شمس اضاءت نبورھا ظلمۃ الکون اتباع شرعہ یعطی سعادۃ الدارین احذر ان تخرج من دائرتہ ایاک وان تفارق اجماع اھلہ۔

شریعت پاکیزہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درخت دین اسلام کا پھل ہے شریعت وہ آفتاب ہے جس کی چمک سے تمام جہان کی اندھیریاں جگمگا اٹھیں شرع کی پیروی دونوں جہان کی سعادت بخشی ہے خبردار اس کے دائرہ سے باہر نہ جانا خبردار اہل شریعت کی جماعت سے جدا نہ ہونا

(بہجۃ الاسرار شریف ص۴۹)

⑥ (وصول خدا کا سب سے قریب راستہ شریعت ہے)

اقرب الطرق الی اللہ تعالیٰ لزوم قانون العبودیۃ والاستمساک بعروۃ الشریعۃ

اللہ عزوجل کی طرف سے سب سے زیادہ قریب راستہ قانون بندگی کو لازم پکڑنا اور شریعت کی گرہ کو تھامے رہنا ہے۔

(بہجۃ الاسرار شریف ص۵۰)

⑦ (فقہ حاصل کرنے کے بعد خلوت نشینی کرو)

تفقہ ثم اعتزل من عبد اللہ بغیر علم کان ما یفسدہ اکثر مما یصلحہ خذ معک مصباح شرع ربک

فقہ حاصل کرو اس کے بعد خلوت نشین ہو جو بغیر علم کے خدا کی عبادت کریگا وہ جتنا سنوارے گا اس سے زیادہ بگاڑیگا لہذا اپنے ساتھ شریعت الٰہیہ کی شمع لے لو۔

(بہجۃ الاسرار شریف ص۵۳)

www.nafseislam.com

حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ میرے حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے دعا دی

(پہلے حدیث داں بنو پھر صوفی)

جعلک اللہ تعالیٰ صاحب حدیث صوفیا ولا جعلک صوفیا صاحب حدیث۔

اللہ تمہیں حدیث داں کر کے صوفی بنائے اور حدیث داں ہونے سے پہلے تمہیں صوفی نہ کرے۔ (احیاء العلوم جلد اول صـ۱۳)

امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی

حضرت سیدی سری سقطی کی دعائے مذکور کی شرح میں فرماتے ہیں

(علم حاصل کرنے سے پہلے تصوف میں قدم رکھنے والا فلاح کو نہیں پہونچ سکتا)

اشار الی من حصل الحدیث والعلم ثم تصوف افلح ومن تصوف قبل العلم خاطر بنفسہ۔

حضرت سری سقطی نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ جس نے پہلے حدیث و علم حاصل کر کے تصوف میں قدم رکھا وہ فلاح کو پہونچا اور جس نے علم حاصل کرنے سے پہلے صوفی بننا چاہا اس نے اپنے کو ہلاکت میں ڈالا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(احیاء العلوم صـ۱۳)

(واصل بخدا یا واصل جہنم)

حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے عرض کیا گیا کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ احکام شریعت تو وصول کا وسیلہ تھے اور ہم واصل ہو گئے یعنی اب ہمیں شریعت کی کیا حاجت؟ فرمایا

www.nafseislam.com

صدقوافی الوصول ولکن الی سقر والذی یسرق ویزنی خیر من یعتقد ذالک ولو انی بقیت الف عام مانقصت من اورادی شیئا الابعذر شرعی

(کتاب العقائد والجواہر فی العقائد الاکابر جلد اول ص۱۳۹)

وہ سچ کہتے ہیں واصل ضرور ہو گئے مگر کہاں تک جہنم تک چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں میں اگر ہزار برس جیوں تو فرائض و واجبات تو بڑی چیز ہیں جو نوافل و مستحبات مقرر کر لئے ہیں بے عذر شرعی ان میں سے کچھ کم نہ کروں۔

حضرت سیدی **ابوالقاسم قشیری** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(جو علم شریعت سے آگاہ نہ ہو طریقت میں اس کی اقتدا نہ کریں)

اپنے رسالہ مبارکہ میں حضرت سیدی ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں

من لم یحفظ القرآن ولم یکتب الحدیث لایقتدی بہ فی ھذا الامر لان علمنا ھذا مقید بالکتاب والسنۃ۔

جس نے نہ قرآن یاد کیا نہ حدیث لکھی یعنی جو علم شریعت سے آگاہ نہیں درباره طریقت اس کی اقتدا نہ کریں اسے اپنا پیر نہ بنائیں کہ ہمارا یہ علم طریقت بالکل کتاب و سنت کا پابند ہے

(رسالہ مبارکہ قشیریہ مطبع مصر ص۲۴)

نیز فرمایا

الطرق کلھا مسدودۃ علی الخلق الا من اقتفی اثر الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

خلق پر تمام راستے بند ہیں مگر وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان قدم کی پیروی کرے۔ (رسالہ قشیریہ ص۲۴)

حضرت سیدنا **ابویزید بسطامی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(جو شخص مشہور و مرجع ناس ہو انکا ولی بھی ہونا کوئی ضروری نہیں)

www.nafseislam.com

آپ نے عمی بسطامی کے والد رحمہما اللہ سے فرمایا چلو اس شخص کو دیکھیں جس نے اپنے آپ کو بنام ولایت مشہور کیا ہے وہ شخص مرجع ناس ومشہور بہ زہد تھا جب وہاں تشریف لے گئے اتفاقاً اس شخص نے قبلہ کی طرف تھوکا حضرت ابویزید بسطامی رضی اللہ عنہ فوراً واپس آئے اور اس سے سلام علیک نہ کی اور فرمایا۔

هذا رجل غير مامون على آداب من آداب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فكيف يكون مامونا على ما يدعيه

یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب سے ایک ادب پر تو امین ہے نہیں جس چیز کا ادعا رکھتا ہے اس پر کیا امین ہوگا۔ (قشیریہ ص۱۷)

اور دوسری روایت میں ہے۔ فرمایا

هذا رجل غير مامون على ادب من اداب الشريعة فكيف يكون امينا على اسرار الحق

یہ شخص شریعت کے ایک ادب پر تو امین ہے نہیں اسرار الٰہیہ پر کیوں کر امین ہوگا۔ (قشیریہ ص۱۵۳)

(ہوا میں بیٹھنے والے کو بھی شریعت کی کسوٹی پر جانچو)

حضرت بسطامی کا ایک اور قول ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔

لو نظرتم الى رجل اعطى من الكرامات حتى يرتقى (وفى نسخة يترفع) فى الهواء فلا تغتروا به حتى تنظروا كيف تجدونه عند الامر والنهى وحفظ الحدود وآداب الشريعة۔

اگر تم کسی شخص کو دیکھو ایسی کرامت دیا گیا کہ ہوا پر چار زانو بیٹھ سکے تو اس سے فریب نہ کھانا جب تک یہ نہ دیکھو کہ فرض وواجب ومکروہ وحرام ومحافظت حدود وآداب شریعت میں اس کا حال کیسا ہے۔ (قشیریہ ص۱۸)

(شریعت کی مخالفت کے باوجود دعویٰ طریقت وغیرہ شیطانی وسوسہ ہے)

www.nafseislam.com

حضرت ابوسعید خراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(آپ حضرت ذوالنون مصری اور سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھیوں میں سے ہیں اور سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاصر ہیں) فرماتے ہیں کہ۔

کل باطن یخالفہ ظاہر فہو باطل۔	جس باطن کی مخالفت ظاہر کرے وہ باطل ہے۔ (قشیریہ ص ۲۸)

اس قول کی شرح میں علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی فرماتے ہیں۔

لانہ وسوسۃ شیطانیۃ وزخرفۃ نفسانیۃ حیث خالف الظاہر۔	اس لئے کہ جب اس نے ظاہر کی مخالفت کی تو وہ شیطانی وسوسہ اور نفس کی بناوٹ ہے۔ (حدیقۂ ندیہ)

حضرت سیدنا حارث محاسبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(جسکا ظاہر زیور شرع سے آراستہ نہیں وہ باطن میں بھی اخلاص نہیں رکھتا)

آپ حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاصر اور اکابر ائمہ اولیاء میں سے ہیں فرماتے ہیں۔

من صحح باطنہ بالمراقبۃ والاخلاص زین اللہ ظاہرہ بالمجاھدۃ واتباع السنۃ	جو اپنے باطن کو مراقبہ اور اخلاص سے صحیح کر لے گا اسے لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے ظاہر کو مجاہدہ و پیروئی سنت سے آراستہ فرما دیگا (قشیریہ ص ۱۵)

ظاہر کہ انتفائے لازم کو انتفائے ملزوم لازم تو ثابت ہوا کہ جس کا ظاہر زیور شرع سے آراستہ نہیں وہ باطن میں بھی اللہ عزوجل کے ساتھ اخلاص نہیں رکھتا۔

www.nafseislam.com

حضرت سیدنا ابو عثمان حیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ حضرت سید الطائفہ کے معاصر اور اجلہ اکابر اولیا میں سے ہیں وقت انتقال اپنے صاحبزادہ ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ سے فرمایا

(سنت کی مخالفت ریاکاری کی علامت ہے)

خلاف السنہ یابنی فی الظاھر علامۃ الریاء فی الباطن۔

اے میرے بیٹے ظاہر میں سنت کا خلاف اسکی علامت ہے کہ باطن میں ریاکاری ہے

(تشیریہ صد ۱۵)

حضرت سعید بن اسمٰعیل حیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زندگانی گذارنے کا طریقہ)

الصحبۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باتباع السنۃ ولزوم ظاھر العمل (تشیریہ صد ۲۵)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ زندگانی کا طریقہ یہ ہے کہ سنت کی پیروی کرے اور ظاہری عمل کو لازم پکڑے۔

حضرت سیدی ابوالحسین احمد بن الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(بے اتباع سنت ہر عمل باطل ہے)

حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو ریحانۃ الشام (ملک شام کا پھول) کہتے تھے، فرماتے ہیں۔

من عمل عملا بلا اتباع سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطل عملہ (تشیریہ صد ۲۱)

جو شخص کوئی عمل بے اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرے وہ عمل باطل ہے

www.nafseislam.com

حضرت سیدی ابو حفص عمر حداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(اپنے احوال کو قرآن وحدیث کی ترازو پر تولا کرو)

من لم یزن افعالہ واحوالہ فی کل وقت بالکتاب والسنۃ ولم یتھم خواطرہ فلا تعدہ فی دیوان الرجال۔

جو ہر وقت اپنے تمام اعمال واحوال کو قرآن وحدیث کی میزان میں نہ تولے اور اپنے واردات قلب پر اعتماد کرلے اسے مردوں کے دفتر میں نہ گن (قشیریہ ص۲۱)

حضرت سیدنا ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب اور حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کے اقران میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

(شریعت کی مخالفت کرنیوالے مدعیان حال سے دور رہو)

من رأیتہ یدعی مع اللہ حالۃ تخرجہ عن حد العلم الشرع فلا تقربن منہ (قشیریہ ص۲۵)

تو جسے دیکھے کہ اللہ عزوجل کے ساتھ ایسے حال کا ادعا کرتا ہے جو اسے علم شریعت کی حد سے باہر کرلے اس کے پاس نہ بھٹک۔

(پابندی شریعت سے نور معرفت ملتا ہے)

حضرت سیدی ابوالعباس احمد بن محمد الآدمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں

من الزم نفسہ آداب الشریعۃ نور اللہ تعالیٰ قلبہ بنور المعرفۃ

جو اپنے اوپر آداب شریعت لازم کرلے اللہ تعالیٰ اس کا دل نور معرفت سے روشن

www.nafseislam.com

ولا مقام اشرف من مقام متابعۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم فی اوامرہ وافعالہ واخلاقہ

کرے گا اور کوئی مقام اس سے بڑھ کر معظم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام وافعال عادات سب میں حضور کی پیروی کی جائے۔

(قشیریہ ص۳)

حضرت سیدنا ممشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرجع سلسلہ چشتیہ بہشتیہ فرماتے ہیں (مرید کا ادب کیا ہے)

ادب المرید حفظ آداب الشرع علی نفسہ

مرید کا ادب یہ ہے کہ آداب شرع کی اپنے نفس پر محافظت کرے (قشیریہ ص۳۲)

حضرت سیدنا سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں۔ (تصوف کن اوصاف کا نام ہے)

التصوف اسم لثلاث معان ھوالذی لا یطفی نور معرفتہ نور ورعہ ولا یتکلم بباطن فی علم ینقضہ ظاھر الکتاب فلا تحملہ الکرامات علی ھتک استار محارم اللہ تعالیٰ

تصوف تین وصفوں کا نام ہے ایک یہ کہ اس کا نور معرفت اس کے نور ورع کو نہ بجھائے دوسرے یہ کہ باطن سے کسی ایسے علم میں بات نہ کرے کہ ظاہر قرآن یا ظاہر حدیث کے خلاف ہو تیسرے یہ کہ کرامتیں اسے ان چیزوں کی پردہ دری پر نہ لائیں جو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائیں۔ (قشیریہ ص۱۳)

(دو عادل گواہ)

حضرت ابو سلیمان دارانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.nafseislam.com

ربما يقع فی قلبي النكتة من نكت القوم اياماً فلا اقبل منه الا بشاهدين عدلين الكتاب والسنة

بار ہا میرے دل میں تصوف کا کوئی نکتہ مدتوں آتا ہے جب تک قرآن وحدیث دو گواہ عادل اسکی تصدیق نہیں کرتے میں قبول نہیں کرتا۔

(قشیریہ صـ۱۹)

دوسری روایت میں ہے فرمایا

ربما تنكت الحقيقة فی قلبي اربعين يوماً فلا اذن لها ان تدخل فی قلبي الا بشاهدين من الكتاب والسنة

(نفحات الانس صـ۲۷)

بار ہا کوئی نکتہ حقیقت میرے دل میں چالیس چالیس دن کھٹکتا رہتا ہے جب کتاب و سنت کے دو گواہ اس کے ساتھ نہ ہوں اپنے دل میں داخل ہونے کا اذن نہیں دیتا۔

امام طریقت سیدنا **ابو علی رودباری بغدادی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مزامیر حرام ہے)

آپ سید الطائفہ حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کے اجلۂ خلفاء میں سے ہیں عارف باللہ سیدنا ابو القاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے بارے میں فرمایا کہ مشائخ میں ان کے برابر علم طریقت کسی کو نہ تھا آپ سے کسی نے سوال کیا کہ "ایک شخص مزامیر سنتا اور کہتا ہے کہ یہ میرے لئے حلال ہے اس لئے کہ میں ایسے درجے تک پہونچ گیا ہوں کہ احوال کے اختلاف کا مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا"، فرمایا نعم وصل ولكن الى سقر، ہاں پہونچا تو ضرور ہے مگر جہنم تک۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ (رسالہ مبارکہ قشیریہ صـ۳۳)

حضرت سیدی **ابو عبد اللہ محمد** بن حنیف ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تصوف صفاء قلب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے)

www.nafseislam.com

التصوف تصفية القلوب (و ذکر اوصافا الی ان قال) واتباع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشریعۃ

تصوف اس کا نام ہے کہ دل کو صاف کیا جائے اور شریعت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہو۔ (طبقات کبریٰ امام شعرانی ص۱۱)

عارف باللہ حضرت ابوبکر محمد بن ابراہیم بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(اتباع شریعت ہی اصل تصوف ہے)

آپ ہی کی تصنیف کتاب التعرف لمذہب التصوف ہے جس کی بابت اولیاء نے فرمایا "لولا التعرف ما عرف التصوف" کتاب تعرف نہ ہوتی تو تصوف نہ پہچانا جاتا۔ اس کتاب میں آپ نے تصوف کی ایسی ہی تعریف حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمائی کہ تصوف ان ان اوصاف کا نام ہے اور ان اوصاف کا خاتمہ اس عبارت پر کیا کہ "اتباع الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الشریعۃ" شریعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع۔ (تعرف باب اول)

حضرت سیدی ابو القاسم نصر آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تصوف کی جڑ کیا ہے)

اصل التصوف ملازمۃ الکتاب والسنۃ۔ (طبقات کبری ص۱۲۲)

تصوف کی جڑ یہ ہے کہ کتاب و سنت کو لازم پکڑے رہے۔

حضرت سیدی جعفر بن محمد خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(علم کو ناپسند رکھنے والا کم بخت ہے)

آپ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید اور خلیفہ

www.nafseislam.com

ہیں فرماتے ہیں۔

لا اعرف شیئاً افضل من العلم باللہ واحکامہ فان الاعمال لا تزکوا الا بالعلم ومن لا علم عندہ فلیس لہ عمل بالعلم عرف اللہ واطیع ولا یکرہ العلم الا منقوص

میں کوئی چیز معرفت الٰہی وعلم احکام الٰہی سے بہتر نہیں جانتا کیونکہ اعمال بے علم کے پاک نہیں ہوتے بے علم کے سب عمل برباد ہیں علم ہی سے اللہ کی معرفت واطاعت ہوتی علم کو وہی ناپسند رکھے گا جو کم بخت ہو۔

(طبقات کبریٰ ص ۱۱۸)

حضرت سیدی داؤد کبیر بن ماخلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ حضرت سیدی محمد وفی شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر ومرشد ہیں فرماتے ہیں

(علمائے ظاہر کا دل)

قلوب علماء ظاہر وسائط بین عالم الصفاء ومظاہر الاکدار رحمۃ بالعامۃ الذین لم یصلوا الی ادراک المعانی الغیبیۃ والادراکات الحقیقیۃ

علمائے ظاہر کے دل عالم صفا ومظہر تکدر کے درمیان واسطہ ہیں ان عالم خلائق پر رحمت کے معنی غیب وعلوم حقیقت تک جنکی رسائی نہ ہو۔

(طبقات کبریٰ ص ۱۸۹)

یہ صراحۃً وراثت نبوت کی شان ہے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والتسلیم اسی لئے بھیجے جاتے ہیں کہ خالق وخلق میں واسطہ ہوں ان خلائق پر رحمت کے لئے بارگاہ غیب وحقیقت تک جن کی رسائی نہیں۔

www.nafseislam.com

حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(فتنہ کے مارے ہوئے صوفی)

قوم من المفتونین لبسوا لبسة الصوفية لينسوا بها الى الصوفية وماهم من الصوفية بشئ بل هم فى غرور و غلط يزعمون ان ضمائرهم خلصت الى الله تعالىٰ ويقولون هذا هو الظفر بالمراد والارتسام بمراسم الشريعة رتبة العوام هذا هو عين الالحاد والزندقة والابعاد فكل حقيقة ردتها الشريعة فهى الزندقة

یعنی کچھ فتنہ کے مارے ہوؤں نے صوفیوں کا لباس پہن لیا ہے تاکہ صوفی کہلائیں حالانکہ ان کو صوفیاء سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ وہ دھوکہ و غلطی میں ہیں بکتے ہیں کہ ان کے دل خالص خدا کی طرف ہو گئے ہیں اور یہی مراد کو پہونچ جانا ہے اور رسوم شریعت کی پابندی عوام کا مرتبہ ہے ان کا یہ قول خاص الحاد و زندقہ اور اللہ تعالےٰ کی بارگاہ سے دور کیا جانا ہے۔ اس لئے کہ جس حقیقت کو شریعت رد فرما دے وہ حقیقت نہیں بے دینی ہے۔

پھر حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا کہ جو چوری اور زنا کرے وہ ان لوگوں سے بہتر ہے۔ (عوارف المعارف ج ۱، ص ۴۳)

اور یہی شیخ الشیوخ سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب مستطاب اعلام الھدیٰ وعقیدۃ ارباب التقیٰ میں عقیدہ کرامات اولیاء بیان کر کے فرماتے ہیں ”ومن ظهر على يده من المخترقات وهو على غير الالتزام باحكام الشريعة نعتقد انه زنديق وان الذى ظهر له مكر استدراج۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ جس کے ہاتھ پر خوارق عادات افعال ظاہر ہوں اور وہ احکام شریعت کا پابند نہ ہو تو

www.nafseislam.com

وہ شخص زندیق ہے اور وہ خوارق کہ اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوں سحر واستدراج ہیں

(نفحات الانس صہ ۱۹)

حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین محمد ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(علم ظاہر میزان شریعت ہے)

فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں

ایاك ان ترمی میزان الشریعۃ من یدك فی العلم الرسمی بل بادر بالعمل بکل ما حکم بہ وان فہمت منہ خلاف ما یفہم الناس مما یحول بینك وبین امضاء الظاہر الحکم بہ فلا تعول علیہ فانہ مکر الٰہی بصورۃ علم الٰہی من حیث لا تشعر (کتاب الیواقیت والجواہر صہ ۲۴)

خبردار علم ظاہر میں شرع کی میزان اپنے ہاتھ سے نہ پھینکنا بلکہ جو کچھ اس کا حکم ہے فوراً اس پر عمل کر اور اگر عام علماء کے خلاف تیری سمجھ میں اس سے کوئی ایسی بات آئے جو ظاہر شرع کا حکم نافذ کرنے سے تجھے روکنا چاہے تو اس پر اعتماد نہ کرنا کہ وہ علم الٰہی کی صورت میں ایک مخفی تدبیر ہے تجھے خبر نہیں۔

اور حضرت ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک دوسرا قول بھی ملاحظہ ہو فتوحات میں فرماتے ہیں۔

اعلم ان میزان الشرع الموضوعۃ فی الارض ھی ما بایدی العلماء من الشریعۃ فمہما خرج ولی عن میزان الشرع المذکور مع وجود عقل التکلیف وجب الانکار علیہ

یقین جان کہ میزان شرع جو اللہ نے زمین پر مقرر فرمائی ہے وہ وہی ہے جو علماء شریعت کے ہاتھ میں ہے تو جب کبھی کوئی ولی عقل تکلیفی کے باوجود اس میزان سے باہر نکلے تو اس پر انکار واجب ہے۔ (یواقیت صہ ۲۴)

www.nafseislam.com

اور آپ ہی کا ایک اور قول ملاحظہ ہو۔

اعلم ان موازین الاولیاء المکملین لا تخطی الشریعۃ ابداً فھم محفوظون من مخالفۃ الشریعۃ الخ

یقین جان کہ اولیا مرشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی میزانیں کبھی شریعت سے خطا نہیں کرتیں وہ مخالفت شرع سے محفوظ ہیں۔ (یواقیت ص۲۵)

حضرت سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(درخت اور پھل)

الشریعۃ ھی الشجرۃ والحقیقۃ ھی الثمرۃ۔

شریعت درخت ہے اور حقیقت پھل ہے۔ (طبقات کبریٰ ص۱۶۸)

درخت اور ثمر کی نسبت بھی وہی بتا رہی ہے کہ درخت قائم ہے تو اصل موجود ہے مگر جو اصل کاٹ بیٹھا وہ نرا محروم و مردود ہے۔

حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ امام عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کے پیر و مرشد ہیں فرماتے ہیں

کشف کی حقیقت

علم الکشف اخبار بالامور علی ما ھی علیہ فی نفسھا وھذا اذا حققتہ وجدتہ لا یخالف الشریعۃ فی شئی بل ھو الشریعۃ

یعنی علم کشف یہ ہے کہ اشیاء جس طرح واقع وحقیقت میں ہیں اسی طرح ان کی خبر دے اسے اگر تو تحقیق کرے تو اصلاً کسی بات میں خلاف شرع نہ پائے گا بلکہ وہ عین شریعت ہے۔

(میزان الشریعۃ الکبریٰ ص۴۹)

آپ ہی کا ایک دوسرا قول جو کتاب مذکور کے صفحہ مذکورہ ہی میں ہے ملاحظہ ہو۔

www.nafseislam.com

(چراغ شریعت کا نور)

جمیع مصابیح علماء الظاھر والباطن قد اتقدت من نور الشریعۃ فما من قول من اقوال المجتھدین ومقلدیھم الا وھو موئد باقوال اھل الحقیقۃ لاشک عندنا فی ذالک

علمائے ظاہر ہوں خواہ علمائے باطن سب کے چراغ شریعت ہی کے نور سے روشن ہیں تو ائمہ مجتہدین اور ان کے مقلدین کسی کا کوئی قول ایسا نہیں کہ اہل حقیقت کے اقوال اس کی تائید نہ کرتے ہوں ہمارے نزدیک اس میں کوئی شک نہیں۔

نیز فرمایا (نور باطن کی شمع دان)

امد ادقلبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجمیع قلوب علماء امتہ فما اتقد مصباح عالم الا عن مشکوٰۃ نور قلب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تمام علمائے امت کے دلوں کو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اقدس سے مدد پہونچتی ہے تو ہر عالم کا چراغ حضور ہی کے نور باطن کے شمعدان سے روشن ہے۔ (میزان الشریعۃ الکبریٰ ص ۲۹)

اور یہی حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ

(سچا کشف کب آتا ہے)

علم الکشف الصحیح لایاتی قط الاموافقا للشریعۃ المطھرۃ۔ سچا علم کشف کبھی نہیں آتا مگر شریعت مطہرہ کے مطابق (کتاب الجواہر کتاب الابریز للدر الامام شعرانی مطبع مصر ص ۲۵۵)

حضرت سیدی افضل الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(حقیقت عین شریعت ہے)

آپ سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجلہ خلفاء میں سے ہیں فرماتے ہیں

www.nafseislam.com

كل حقيقة شريعة وعكسه - حقیقت عین شریعت ہے اور شریعت عین حقیقت

(میزان امام شعرانی ص۵)

حضرت سیدی عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(پابندی شرع کے بغیر کشف من جانب اللہ تو نہیں بلکہ منجانب شیطان ہوتا ہے)

(۱) ان الله تعالى قد اقدر ابليس كما قال الغزالى وغيره على ان يقيم للمكاشف صورة المحل الذى ياخذ عمله منه من سماء او عرش او كرسى او قلم او لوح فربما يظن المكاشف ان ذالك العلم عن الله عز وجل فاخذ به فضل واضل فمن هنا اوجبوا على المكاشف ان يعرض ما اخذه من العلم من طريق كشفه على الكتاب والسنة قبل العمل به فان وافق فذاك والاحرم العمل به۔

(میزان ص۱۳)

امام غزالی وغیرہ کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو اس بات کی قدرت دی ہے کہ وہ صاحب کشف کے لئے آسمان و عرش کرسی لوح قلم میں سے جس کا علم وہ اس سے حاصل کرتا ہے اس مکان کی ساختہ تصویر اس کے سامنے قائم کردے اور حقیقت میں وہ عرش و کرسی و لوح و قلم نہ ہوں شیطان کا دھوکا اب شیطان اس دھوکے کی ٹٹی سے اپنا شیطانی علم القا کرے اور یہ صاحب کشف اسے اللہ عزوجل کی طرف سے گمان کرکے عمل کر بیٹھے خود بھی گمراہ ہو اور اوروں کو بھی گمراہ کرے اسی لئے ائمہ اولیاء نے کشف والے پیر پر واجب کیا ہے کہ جو علم بذریعہ کشف حاصل ہو اس پر عمل کرنے سے پہلے اسے کتاب سنت پر پیش کرے اگر موافق ہو تو بہتر ورنہ اسپر عمل حرام ہے

(۲) التصوف انما هو زبدة عمل العبد باحكام الشريعة۔

تصوف کیا ہے بس احکام شریعت پر بندہ کے عمل کا خلاصہ ہے۔

(تصوف چشمہ شریعت سے نکلی ہوئی جھیل ہے)

www.nafseislam.com

(۳) علم التصوف تفرع من عين الشريعة

علم تصوف چشمۂ شریعت سے نکلی ہوئی جھیل ہے۔

(۴) من دقق النظر علم انہ لا یخرج شئ من علوم اہل اللہ تعالیٰ عن الشریعۃ وکیف تخرج علومہم عن الشریعۃ والشریعۃ ھی وصلتہم الی اللہ عزوجل فی کل لحظۃ

باریک بینی سے کام لے تو جان لے گا کہ علوم اولیاء سے کوئی چیز شریعت سے باہر نہیں اور کیوں کر ان کے علوم شریعت سے باہر ہوں گے جب کہ ہر لحظہ شریعت ہی ان کے وصول بخدا کا ذریعہ ہے۔

(ہر صوفی فقیہ ہوتا ہے)

(۵) قد اجمع القوم علی انہ لا یصلح لتصدر فی طرق اللہ عزوجل[1] الا من تبحر فی علم الشریعۃ. تمام اولیاء کرام کا اجماع ہے کہ طریقت میں صدر بننے کا لائق نہیں مگر وہ جو علم شریعت کا دریا ہو اس کے منطوق و مفہوم وعلم منطوقہا ومفہومہا وخاصہا وعامہا وناسخہا ومنسوخہا وتبحر فی لغۃ العرب حتی عرف مجازاتہا واستعاراتہا وغیر ذالک فکل صوفی فقیہ ولا عکس خاص اور عام ناسخ ومنسوخ سے آگاہ ہو زبان عرب کا کمال ماہر ہو یہاں تک کہ اس کے مجاز واستعارے وغیرہ جانتا ہو تو ہر صوفی فقیہ ہوتا ہے اور ہر فقیہ صوفی نہیں۔ (ہر چہار نقل طبقات کبریٰ ص۴)

(سچے کشف کی پہچان)

الکشف الصحیح لا یاتی دائما الا موافقا للشریعۃ کما ھو المقرر بین العلماء

سچا کشف ہمیشہ شریعت کے مطابق ہی آتا ہے۔ جیسا کہ اس فن کے علماء کے درمیان طے ہو چکا ہے۔ (میزان ص۱۳)

---

[1] اللہ عزوجل کے راستوں یعنی طریقت میں چلنے کا اہل وہی ہے ۱۲

www.nafseislam.com

حضرت سیدی عبدالغنی نابلسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(صوفی نما شیطان)

ما یدعیہ بعض المتصوفۃ فی زماننا انکم معشر اھل العلم الظاھر تاخذون احکامکم من الکتاب و السنۃ و انا ناخذ من صاحبہ ھذا کفر لا محالۃ بالاجماع من وجوہ الاول التصریح بعدم الدخول تحت احکام الکتاب والسنۃ مع وجود شروط التکلیف من العقل والبلوغ

وہ جو ہمارے زمانے کے بعض صوفی بننے والے ادعا کرتے ہیں کہ اے علم ظاہر والا تم اپنے احکام کتاب وسنت سے لیتے ہو اور ہم خود صاحب قرآن سے لیتے ہیں یہ بالاجماع قطعاً بوجوہ کثیرہ کفر ہے۔ ازاں جملہ یہ کہ عقل وبلوغ شرائط تکلیف ہوتے ہوئے کہہ دیا کہ ہم زیر احکام شریعت نہیں۔

یہیں فرمایا (علم ظاہر کے ضروری ہونے کا انکار کفر ہے)

ان ارادبترک العلم الظاھر عدم تعلم ذلک وعدم الاعتناء بہ لان علم الظاھر لا حاجۃ الیہ فقد سفہ الخطاب الالٰھی سفہ الانبیاء ونسب العبث والبطلان الی ارسال الرسول و انزال الکتب فلا شک فی کفرہ اشد الکفر

(حدیقہ ندیہ مطبع مصر ص ۱۱۲، ۱۱۱)

اگر علم ظاہر چھوڑنے سے اس کا نہ سیکھنا اور اس کا اہتمام نہ کرنا مراد لے اس خیال سے کہ علم ظاہر کی حاجت نہیں تو اس نے کلام الٰہی کو احمق بتایا اور انبیاء کو بیوقوف ٹھہرایا اور رسولوں کے بھیجنے کتابوں کے اتارنے کی طرف عبث وباطل کی نسبت کی۔ لہٰذا اس کے سخت تر کافر ہونے میں شک نہیں۔

www.nafseislam.com

حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سردار سلسلہ علیہ چشتیہ فرماتے ہیں

(کرامت کی پہچان)

خارق عادت اگر از ولی موصوف باوصاف ولایت ظاہر بود کرامت گویند واگر از مخالف شریعت صادر شود استدراج (حفظ اللہ وایاکم)

کوئی بات خارق عادت اگر ایسے شخص سے ظاہر ہو جو صفت ولایت سے متصف ہو تو اسے کرامت کہتے ہیں اور اگر مخالف شریعت سے صادر ہو تو اسے استدراج کہتے ہیں (لطائف اشرفیہ صہ ۱۲۶)

حضرت ابو المکارم رکن الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ولایت میں قدم کب رکھیں)

دل تا شریعت را بکمال نہ گیرد قدم در ولایت نتواں نہاد بلکہ اگر انکار کند کافر گردد (نفحات الانس صہ ۲۸۷)

دل جب تک شریعت پر خوب لگ جائے ولایت میں قدم رکھنا ممکن نہیں بلکہ اگر کوئی اس کا انکار کرے تو کافر ہو جائے گا۔

حضرت سیدی احمد نامقی جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ نے حضرت سیدی خواجہ مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا

(بے علم زاہد شیطان کا مسخرہ ہے)

اول مصلی بر طاق نہ وبرو وعلم آموز کہ زاھد بے علم مسخرۂ شیطان است

پہلے مصلی طاق پر رکھو اور جاکر علم حاصل کرو کیوں کہ بے علم زاہد شیطان کا مسخرہ ہے (نفحات الانس صہ ۲۱)

www.nafseislam.com

حضرت مولانا نور الدین جامی قدس سرہ السامی

(مکر و استدراج)

اگر صد ہزار خارق عادت بر ایشاں ظاہر شود چوں نہ ظاہر ایشاں موافق احکام شریعت است و نہ باطن ایشاں موافق آداب طریقت باشد آں از قبیل مکر و استدراج خواہد بود نہ از مقولۂ ولایت و کرامت

اگر لاکھ خرق عادات چیزیں ان لوگوں کے ہاتھ پر ظاہر ہوں جب ان کا ظاہر احکام شریعت کے خلاف ہو اور ان کا باطن آداب طریقت کے موافق نہ ہو تو وہ سب مکر و استدراج سے شمار ہوں گی نہ کہ کرامات سے۔ (نفحات الانس ص ۱۹)

حضرت شیخ الاسلام عبد اللہ ہروی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سے منقول ہے کہ حضرت شیخ احمد چشتی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تعریف کرکے فرماتے تھے۔

(مشائخ چشت شریعت میں کسی طرح کی سستی جائز نہیں سمجھتے تھے)

چشتیاں ہمہ چناں بودند از خلق بے باک و در باطن پاک و در معرفت و فراست چالاک ہمہ احوال ایشاں با خلاص و ترک ریا بود ہیچ گونہ در شرع سستی روا نداشتندے

(نفحات الانس ص ۲۱۸)

تمام مشائخ چشت اسی طرح تھے مخلوق سے بے خوف، باطن میں ستھرا معرفت و فراست میں چالاک ان کے تمام احوال اخلاص سے بھرپور اور ریا سے خالی تھے اور شریعت میں کسی طرح کی کوئی سستی جائز نہیں سمجھتے تھے۔

www.nafseislam.com

شیخ المشائخ محبوبِ الٰہی نظام الدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(سماع سے متعلق محبوب الٰہی کا ارشاد)

چندیں چیز می باید تا سماع مباح شود مسمع و مستمع و مسموع و آلہ سماع مسمع یعنی گوینده مرد تمام باشد کودک نباشد و عورت نباشد و مستمع آنکہ می شنود از یاد حق خالی نباشد و مسموع آنچہ بگویند فحش و مسخرگی نباشد آلہ سماع مزامیر است چوں جنگ و رباب و مثل آں می باید کہ درمیان نباشد ایں چنیں سماع حلال است (سیرت الاولیاء ص ۴۹۱، ۴۹۲)

سماع کے لئے اتنی چیزیں چاہئیں جس سے سماع مباح ہو جائے سنانے والا سننے والا، کلام اور آلۂ سماع سنانے والا مرد کامل ہونا چاہیئے نابالغ بچہ اور عورت نہ ہو اور سننے والا یادِ حق سے غافل نہ ہو اور کلام فحش اور بیہودہ نہ ہو اور آلۂ سماع مزامیر ہے جیسے جنگ و رباب وغیرہ چاہیئے کہ یہ چیزیں درمیان میں نہ ہوں ایسا سماع حلال ہے۔

ایک مرتبہ حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے عرض کی آج کل بعضے خانقاہ دار درویشوں نے مزامیر کے مجمع میں وجد کیا فرمایا "نیکو نہ کردہ اند آنچہ نامشروع است ناپسندیدہ است" اچھا نہ کیا جو بات شرع میں ناروا ہے وہ کسی طرح پسندیدہ نہیں (سیرۃ الاولیاء ص ۵۳۰)

کسی نے عرض کی جب وہ لوگ باہر آئے ان سے کہا گیا کہ تم نے یہ کیا کیا وہاں تو مزامیر تھے تم نے وہاں کیوں کر قوالی سنی اور وجد کیا وہ بولے ہم ایسے مستغرق تھے کہ ہمیں مزامیر کی خبر بھی نہ ہوئی حضرت شیخ المشائخ نظام الحق والدین نے فرمایا "ایں جواب ہم چیزے نیست ایں سخن در ہمہ معصیتہا بیاید" یہ جواب بھی محض مہمل ہے سب گناہوں میں یہی حیلہ ہو سکتا ہے۔

(سیرۃ الاولیاء ص ۵۲۱)

www.nafseislam.com

بیعت کی حقیقت

پیری ومریدی، بیعت لینا ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے اور عہد باندھنے کا نام ہے جیساکہ پیران طریقت نے اپنے ہاتھ سچے مریدوں کے ہاتھ پر رکھے اور رکھتے ہیں اور کلمہ واستغفار اور توبہ کی تلقین کی اور کرتے ہیں اور مریدوں سے یہ عہد لیتے ہیں کہ ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا جو رسول تمھیں دیں اسے لو اور جس سے تمہیں منع کردیں اس سے باز رہو اس بیعت کی اصل یہ ہے کہ صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی تو اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔ لقد رضی اللہ عن المومنین اذیبایعونک تحت الشجرۃ کہ بے شک اللہ تعالےٰ راضی ہوا مسلمانوں سے جب اے رسول وہ تمھارے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کرتے ہیں نیز خدائے قدس نے ارشاد فرمایا کہ اے رسول تمھارے صحابہ نے جو بیعت تم سے کی ہے وہ مجھ سے کی ہے اور تمہارا وہ پیارا ہاتھ جو اصحاب کے ہاتھ پر تھا وہ میرا دست قدرت تھا چنانچہ فرمایا۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ وید اللہ فوق ایدیھم ط کہ بے شک وہ لوگ جو تم سے بیعت کرتے ہیں اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا دست اقدس ان کے ہاتھوں پر ہے۔

روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیعت کے وقت موجود نہ تھے رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنا ایک مبارک ہاتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاتھ کے قائم مقام کیا اور دوسرے مبارک ہاتھ کو دست قدرت کا نائب بنایا اور فرمایا "یہ اللہ کا دست قدرت ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے میرے"، تو آپ

www.nafseislam.com

نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے کے ہاتھ پر رکھا اور بیعت کی۔

(سبع سنابل شریف مترجم ص۱۰۴،۱۰۵)

مرید اور بیعت

مرید یہ لفظ ارادہ سے بنا ہے بمعنی قصد کرنا اس کا ماخذ یہ آیت ہے۔ یریدون وجہ اللہ واولئک ہم المفلحون۔ لہذا مرید کے معنی ہوتے ارادہ کرنے والا چوں کہ مرید اللہ کی رضا کا طالب ہوکر شیخ کے پاس جاتا ہے۔ لہٰذا اسے مرید کہتے ہیں اور بیعت بیع سے بنا ہے بمعنی بیچنا۔ چوں کہ مرید شیخ کے ہاتھ پر بک جاتا ہے لہٰذا اس سے بیعت ہوگیا۔

فضیلت علم دین

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

یوتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیر اوما یذکر الا اولوالالباب

(پ۳ آیت ع۲۶۹،۶)

اللہ حکمت دیتا ہے جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔

(کنزالایمان)

حکمت سے مراد علم دینی ہے یعنی کتاب وسنت کا علم اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ مال کے صدقہ سے علم کا صدقہ افضل ہے کہ یہ صدقہ جاریہ ہے، دوسرے یہ کہ علم دین فقط کتابیں پڑھنے سے نہیں آتا بلکہ رب کے فضل سے آتا ہے محض قرآن وحدیث پڑھنے سے ہدایت نہیں ملتی جب تک رب کی مہربانی نہ ہو۔ جیسے ریڈیو کی بیٹی سے وہاں کی آواز آتی ہے جہاں کی سوئی لگادی جائے اسے ہی

www.nafseislam.com

قرآن وحدیث کا پڑھانے والا اگر بے دین ہے تو قرآن سے کفر سکھائے گا۔ معلوم ہوا کہ علم دین تمام نعمتوں سے اعلےٰ ہے۔ مال عبادت، سلطنت سے اعلیٰ علم ہے چوں کہ حضور سب سے بڑے نبی لہٰذا حضور سب نبیوں سے بڑے عالم ہیں۔ آدم علیہ السلام کو رب نے تمام چیزوں کا علم دیا تو یقیناً ہمارے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ان سے بھی زیادہ علم عطا فرمایا سرکار خود فرماتے ہیں فتجلیٰ لی کل شیٔ فعرفت علم کا صدقہ سب سے بہتر ہے۔ (نور العرفان)

بخاری شریف میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (ترجمہ حدیث)

دو چیزوں کے سوا کسی میں حسد جائز نہیں ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے دین کا علم عطا فرمایا تو وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ (بخاری شریف ج ا ص ۱۷)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے "علم کا رات میں ایک گھڑی پڑھنا پوری رات کی بیداری سے افضل ہے" (مشکوۃ شریف ص ۳۶)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے اور دین کی اصل پرہیزگاری ہے۔ (مشکوۃ شریف ص ۳۶)

اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت محقق عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "علم کی زیادتی اگرچہ تھوڑی ہو عبادت کی زیادتی سے افضل ہے اگرچہ زیادہ ہو (اشعۃ اللمعات ج ا ص ۱۷۲)

اور حضرت ملا علی فرماتے ہیں " دین کی درستگی حرام اور شبہ حرام سے بچنے میں ہے جیسے کہ دین کا فساد لالچ میں ہے۔ (مرقات ج ا ص ۲۵۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.nafseislam.com

نے فرمایا" انسان کے انتقال یعنی دنیا سے چلے جانے کے بعد اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے مگر تین اعمال (کہ ان کا ثواب برابر جاری رہتا ہے) صدقہ جاریہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے، نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے (مشکوٰۃ شریف ص۳۲)

اور کنزالعمال میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے علم کو لازم پکڑو اس لئے کہ علم مومن کا گہرا دوست ہے۔ (کنزالعمال ج۱۰ ص۸۸)

حضرت مصعب ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں" علم حاصل کرو اگر تمہارے لئے مال بھی ہوگا تو علم تمہارے لئے خوبصورتی ہوگا اگر تمہارے لئے مال نہیں تو علم ہی تمہارے لئے مال ہوگا۔ (تفسیر کبیر جلد اول ص۲۷۵)

علم نفع بخش بارش کی طرح ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَۃٌۢ بِقَدَرِہَا فَاحْتَمَلَ السَّیْلُ زَبَدًا رَّابِیًا۔ (پ۱۳ ع۸)

یعنی خدائے عزوجل نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے تو پانی کی رو اس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھالائی (کنزالایمان)

بعض مفسرین نے فرمایا کہ السَّیْل سے مراد یہاں علم ہے پانچ وجہوں کی بنا پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے علم کو پانی سے تشبیہ دی۔ اوّل جس طرح بارش کا نزول آسمان سے ہوتا ہے اسی طرح علم بھی آسمان سے نازل ہوتا ہے دوم زمین کی اصلاح بارش سے ہوتی ہے اسی طرح مخلوق کی اصلاح علم سے ہوتی ہے. سوم جیسے کھیتی اور ہریالی بغیر بارش کے نہیں ہوتی ایسے ہی اعمال وطاعات علم کے بغیر (بارآور) نہیں ہوتے چہارم بارش گرج اور بجلی کی فرع ہے اور علم وعدہ ووعید کی فرع ہے پنجم بارش مفید بھی ہے مضر بھی اسی طرح علم مفید بھی ہے اور مضر بھی عمل کرنے والے کے لئے مفید اور بے عمل کے لئے

www.nafseislam.com

مضر ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۶) ماخوذ از علم اور علماء

اور ارشاد ربانی ہے

وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا (پ ۲ ع ۴) — اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جِلایا (کنزالایمان)

اس سے معلوم ہوا بارش سے مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے۔ اور علم کے سلسلے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

من صار بالعلم حیا لم یمت ابدا — جو علم سے زندہ ہوگا کبھی نہیں مرے گا۔ (حاشیہ ہدایہ ج ۱ ص ۲)

آیت کریمہ اور حدیث پاک دونوں کے مفہوم کو ملانے سے ایک اور مناسبت علم اور بارش کے مابین سمجھ میں آتی کہ جس طرح بارش سے زمین زندہ ہوتی ہے اسی طرح علم سے مردہ دلوں کو زندگی ملتی ہے بلکہ ایسی زندگی جو عالم کو ہمیشہ زندہ رکھتی ہے اور کبھی مرنے نہیں دے گی اور اگر علم اور بارش کو بنظر غائر دیکھا جائے تو علم کا فیضان اور اس کی ضرورت بارش سے کہیں بڑھ کر ہے کیوں کہ بارش سے زمین کی زندگی کا مطلب یہ ہے کہ اس میں سرسبزی اور شادابی آتی ہے جس کے ذریعہ انسان وحیوان اپنے لئے رزق فراہم کرتے ہیں یعنی بارش سے اجسام کو زندگی ملتی ہے اور علم سے قلوب زندہ ہوتے ہیں اور درحقیقت یہی زندگی زندگی ہے۔

اس سلسلے میں سابق بربری نے بہت پیاری بات کہی ہے۔

العلم یحیی قلوب المیت کما — کما تحیا البلاد اذا مامسھا المطر

والعلم یجلو العمی عن قلب صاحبہ — کما یجلی سواد الطخیۃ القمر

ترجمہ:۔ علم (مردوں) کے دلوں کو زندہ کر دیتا ہے جس طرح کہ زمینیں زندہ ہو جاتی ہیں جب ان پر بارش ہو اور علم (جہالت کی نابینائی کو علم والے کے دل سے دور کر دیتا ہے

www.nafseislam.com

جس طرح چاند تاریکی کی سیاہی کو دور کر دیتا ہے۔

زندگی زندہ دلی کا نام ہے　　　مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

مال پر علم کی فضیلت

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مال سے علم سات وجہوں سے افضل ہے

اوّل۔ علم انبیاء علیہم السلام کی میراث ہے اور مال فرعون کی میراث ہے۔

دوم۔ علم خرچ کرنے سے نہیں گھٹتا ہے (بلکہ بڑھتا ہے) اور مال گھٹتا ہے۔

سوم۔ مال حفاظت کا محتاج ہوتا ہے اور علم عالم کی حفاظت کرتا ہے۔

چہارم۔ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کا مال دنیا میں باقی رہتا ہے اور علم اس کے ساتھ ساتھ قبر میں جاتا ہے۔

پنجم۔ مال مومن اور کافر دونوں کو حاصل ہوتا ہے۔ اور علم دین صرف مومن کو حاصل ہوتا ہے۔

ششم۔ سب لوگ اپنے دینی معاملہ میں عالم کے محتاج ہیں اور مالدار کے محتاج نہیں

ہفتم۔ علم سے پلصراط پر گزرنے میں قوت حاصل ہوگی۔ اور مال اس میں رکاوٹ پیدا کرے گا۔　(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۷ منقول از علم اور علماء)

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

رضینا قسمۃ الجبار فینا　　　لنا علم وللجھال مال

فان المال یفنی عن قریب　　　وان العلم باق لایزال

ترجمہ: ہم اپنے بارے میں خدا کی تقسیم سے راضی ہیں کہ ہم لوگوں کے لئے علم ہے اور جاہلوں کے مال اس لئے کہ مال تو بہت جلد فنا ہو جائے گا اور علم باقی رہیگا اسکو زوال نہیں۔

www.nafseislam.com

عالم کی توہین

(ماخوذ از علم وعلماء، فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین احمد الامجدی)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

من اهان العالم فقد اهان العلم ومن اهان العلم فقد اهان النبی ومن اهان النبی فقد اهان جبریل ومن اهان جبریل فقد اهان الله ومن اهان الله اهانه الله یوم القیامة

(تفسیر کبیر ج ا ص ۲۸۱)

جس نے عالم کی توہین کی اس نے علم دین کی بلاشبہ توہین کی اور جس نے علم دین کی توہین کی بلاشبہ اس نے نبی کی توہین کی اور جس نے نبی کی توہین کی بلاشبہ اس نے جبریل کی توہین کی اور جس نے جبریل کی توہین کی بے شک اس نے اللہ کی توہین کی قیامت کے دن اللہ اس کو ذلیل و رسوا کرے گا۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

العالم سلطان الله فی الارض فمن وقع فیه فقد هلک

(رواہ فی مسند الفردوس)

عالم زمین میں اللہ کی حجت و دلیل ہیں تو جس نے عالم میں عیب نکالا وہ ہلاک ہوگیا

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لا یستخف بحقهم الا منافق بین النفاق۔ (رواہ الشیخ فی التوبیخ)

علماء کے حق کو ہلکا نہ سمجھے گا مگر کھلا ہوا منافق (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۴۰)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

www.nafseislam.com

لیس من امتی من لم یعرف لعالمنا حقہ (رواہ احمد والحاکم)

جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ صفحہ ۱۴۰)

حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

من استخف بالعالم اھلک دینہ

جس نے عالم کو حقیر سمجھا اس نے اپنے دین ہلاک کیا۔ (تفسیر کبیر ج ا ص ۲۸۳)

اعلیٰ حضرت پیشوائے اہلسنت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ ”عالم دین سے بلا وجہ بغض رکھنے میں بھی خوف کفر ہے اگرچہ اہانت نہ کرے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۵۷۱)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عالم دین کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بوجہ علم اس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے گالی دیتا ہے اور اگر تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق و فاجر ہے اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ خلاصہ میں ہے۔ من ابغض عالما من غیر سبب ظاھر خیف علیہ الکفر منح الروض الازہر میں ہے الظاھر انہ یکفر۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۴۰)

اور تنویر الابصار و درمختار کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں

قال اللہ تعالیٰ والذین اوتو العلم درجٰت فالرافع ھو اللہ فمن یضعہ یضعہ اللہ فی جھنم (فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۵۹)

خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ عالموں کے درجے بلند فرمائے گا (پ ۲۸ ع ۲) تو عالم کو بلند کرنے والا اللہ ہے تو جو شخص اسکو گرائیگا اللہ اس کو دوزخ میں گرائے گا۔

اور تحریر فرماتے ہیں کہ مجمع النہر میں ہے۔

من قال لعالم عویلم استخفافاً

جو شخص کسی عالم کو مولویا اس کی تحقیر کے لئے کہے

www.nafseislam.com

فقد کفر وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۱ ص۳۹۵)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ عالم کی خطاگیری اور اس پر اعتراض حرام ہے اور اس کے سبب رہنمائے دین سے کنارہ کش ہونا اور استفادہ ومسائل چھوڑ دینا اس کے حق میں زہر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۱۰ ص۵۳۹)

فقیہ اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ علم دین اور علماء کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم علم دین ہے کفر ہے۔

(بہار شریعت حصہ نہم ص۱۳۱)

جاہل مفتی

(ماخوذ از علم اور علماء فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد الامجدی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

من افتی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ۔ (رواہ ابوداؤد)

جو بے علم فتویٰ دے اس کا گناہ فتویٰ پوچھنے والے پر ہے۔ (مشکوۃ شریف ص۳۵)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ بے علم کے فتویٰ دینے سے پوچھنے والا گنہ گار اس لئے کہ وہی اس کے فتویٰ دینے کا سبب بنا۔ حدیث شریف کا یہ معنیٰ اس صورت میں ہوگا جبکہ افتیٰ صیغۂ معروف کے ساتھ ہو۔ اور اگر بصیغۂ مجہول ہو یعنی افتی تو اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جسے بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا اس کا گناہ اس شخص پر ہوگا کہ جس نے فتوی دیا اور یہ معنی زیادہ ظاہر ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص۱۶۸)

اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دوسری صورت اظہر

www.nafseislam.com

واضح ہے یعنی جاہل نے عالم سے مسئلہ پوچھا تو عالم نے غلط جواب دیا اور جاہل نے اس پر عمل کیا اور مسئلہ کا غلط ہونا نہیں جانا تو اس کا گناہ مسئلہ بتانے والے پر ہوگا بشرطیکہ اس نے اپنی سمجھ سے بتایا ہو۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۶)

حضرت عبید اللہ بن ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے۔

اجرأکم علی الفتیا اجرأکم علی النار

(رواہ الدارمی)

جو شخص تم میں فتویٰ پر زیادہ دلیر ہے وہ جہنم پر زیادہ دلیر ہے (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۶)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

من افتی بغیر علم لعنتہ ملئکۃ السماء والارض

(رواہ ابن عساکر)

جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا آسمان و زمین کے فرشتوں نے اس پر لعنت کی۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

یخرج فی آخر الزمان قوم رؤسا جھالا یفتون الناس فیضلون ویضلون

(رواہ ابو نعیم والدیلمی)

آخری زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو سردار اور جاہل ہوں گے وہ لوگ فتویٰ دیں گے خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۱۹)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

یایھا الناس من علم شیئا فلیقل بہ ومن لم یعلم فلیقل اللہ اعلم فان من العلم ان تقول لما لا تعلم اللہ اعلم

(بخاری، مسلم)

اے لوگو! جو شخص کچھ جانتا ہو تو بیان کردے اور جو نہ جانے تو کہہ دے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اس لئے کہ یہ بات علم ہی سے ہے کہ جسے تم نہ جانو تو کہدو کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۳۴)

www.nafseislam.com

یعنی عالم کو اپنی لاعلمی ظاہر کرنے میں شرم نہیں کرنا چاہیئے کہ انسان کی جہالت اس کے علم سے بہت زیادہ ہے جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً یعنی تم لوگ تھوڑا ہی علم دیئے گئے ہو (پ ۱۵ ع ۱۰)

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم جب کہ منبر پر رونق افروز تھے تو آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا۔ وہ گستاخ بولا کہ جب آپ نہیں جانتے تو منبر پر کیوں چڑھ گئے؟ آپ نے فرمایا میں اپنے علم کے لحاظ سے چڑھا ہوں اگر اپنی جہالت کے اعتبار سے چڑھتا تو آسمان پر پہونچ جاتا۔ اور حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چالیس مسئلے پوچھے گئے جن میں سے آپ نے صرف چار کے جوابات دیئے اور چھتیس مسئلوں کے بارے میں فرمایا کہ میں نہیں جانتا۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ ج اول ص ۲۵۷)

اور حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔ پوچھنے والے نے کہا آپ بیت المال سے اتنا اتنا روپیہ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں آپ نے فرمایا کہ میں اپنے علم کے لحاظ روپیہ لیتا ہوں اگر اپنی جہالت کے اعتبار سے لیتا تو بیت المال کا کل روپیہ لے لیتا۔

(شرح فقہ اکبر ص ۵۱)

اعلیحضرت عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ علم الفتویٰ پڑھنے سے نہیں آتا جب تک کہ مدتہا طبیب حاذق کا مطب نہ کیا ہو۔ (فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۲۳۱)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ آج کل درسی کتابیں پڑھنے پڑھانے سے آدمی فقہ کے دروازے میں داخل نہیں ہوتا نہ کہ واعظ جسے سوائے طلاقت لسان کوئی لیاقت جہاں درکار نہیں۔ (فتاوی رضویہ جلد چہارم ص ۵۶۵)

www.nafseislam.com

مگر آج کل عام طور پر ہر وہ شخص کہ جسے کسی مدرسہ سے عالم و فاضل کی سند مل جاتی ہے چاہے وہ جاہل ہی کیوں نہ ہو اپنے کو فتویٰ دینے کا اہل سمجھتا ہے اور حرام وحلال کی پروا کئے بغیر جو کچھ سمجھ میں آتا ہے بے دھڑک بتا دیتا ہے اسی طرح بہت سے جاہل مقرر جو تقریری کتابوں کے علاوہ بہار شریعت کو بھی کبھی ہاتھ نہیں لگاتے مگر چرب زبانی کے سبب عوام انھیں سب سے بڑا علامہ سمجھتے ہیں جب ان سے کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا ہے تو وہ اپنی بڑائی کا بھرم رکھنے کے لئے اپنی طبیعت سے مسئلہ گڑھ کر بتا دیتے ہیں۔ نہ اللہ و رسول سے خوف کرتے ہیں اور نہ اپنی عاقبت کے برباد ہونے سے ڈرتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ ایسے لوگوں کو سمجھ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ آدمی چار طرح کے ہوتے ہیں۔ اوّل۔ وہ کہ جانتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ میں جانتا ہوں تو عالم دین ہے اس کی پیروی کرو۔ دوم۔ وہ کہ جانتا ہے اور وہ یہ نہیں جانتا کہ میں جانتا ہوں تو وہ سویا ہوا ہے اسے بیدار کرو۔ سوم۔ وہ کہ نہیں جانتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں تو اس کو ہدایت کی ضرورت ہے اسے ہدایت کرو چہارم وہ کہ نہیں جانتا ہے مگر وہ یہ نہیں جانتا ہے کہ میں نہیں جانتا تو وہ شیطان ہے اس سے دور رہو۔ (تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۷۸)

صوفیہ اور آدابِ عبادت

آدابِ وضو

سب سے پہلا قرینہ جو وضو کے باب میں درکار ہے وہ علم کا حاصل کرنا یعنی وضو کے فرائض، سنن، مستحبات، مکروہات اور ان تمام باتوں کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ جن کا حکم دیا گیا ہو اور جن میں فضیلت حاصل کرنے میں رغبت دلائی گئی ہو۔ مذکورہ تمام امور کی تفصیل سے باخبر ہونے کے لئے

www.nafseislam.com

انھیں سیکھنا، ان کے بارے میں سوال کرنا ان پر بحث کرنا اور ان کے انجام دینے کے لئے اہتمام کرنا بے حد ضروری ہے تاکہ اس طرح قرآن وحدیث میں موافقت پیدا کی جاسکے بہترین اتباع کا فریضہ انجام دیا جاسکے اور ان پر الزام رکھنے اور انھیں ملامت کرنے سے احتراز کیا جاسکے جو اس سلسلے میں انتہا حزم واحتیاط اختیار نہ کرسکے ہوں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو جس طرح یہ بات پسند ہے کہ اس کے لازم کردہ امور کو انجام دیا جائے اسی طرح وہ یہ بھی پسند فرماتا ہے کہ اس کی دی ہوئی آسانیوں سے بھی فائدہ اٹھایا جائے

عامۃ المسلمین کے لئے یوں تو ضروری کہ وہ اللہ کے عائد کردہ اشغال و افعال پوری تندہی سے پوری کریں تاہم انھیں جہاں جہاں اللہ کی طرف سے سہولت و رخصت دی گئی ہو وہ اس سے فائدہ حاصل کریں اور اس میں ان پر کوئی گرفت نہ ہوگی۔

مگر صوفیائے کرام کہ جنھوں نے اسباب کو ترک کیا، دنیوی مصروفیات سے کنارہ کش ہوئے خود کو صرف عبادت کے لئے فارغ کیا تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ وہ پرہیزگاری پاکیزگی، وضو کے لئے اہتمام نظافت وطہارت کے معاملے میں احتیاط کو کسی بھی طرح ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

الغرض وہ لوگ جنہیں مذکورہ اشغال کے سوا کوئی اور مصروفیت نہ ہو ان کو چاہئے کہ اشغال میں اپنی تمام تر کوشش صرف کردیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (التغابن) تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہوسکے (کتاب اللمع ص۲۳۶)

(۱) حضرت شیخ ابو نصر سراج تحریر فرماتے ہیں کہ" میں نے ایک جماعت کو دیکھا جس کے افراد ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرتے اور نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے وضو کرنا شروع کردیتے اور جوں ہی وضو سے فارغ ہوتے متصلاً نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے اور ہر وقت سفر ہو کہ حضر ہر جگہ باوضو ہی رہتے کیوں کہ وہ یہ بات ہمیشہ پیش نظر رکھتے

www.nafseislam.com

تھے کہ نہ جانے کب موت آجائے (کتاب اللمع صـ۲۴۳)

(۲) اور فرماتے ہیں کہ "میں نے حصری علیہ الرحمہ کو کہتے سنا کہ بسا اوقات جب میں رات کو جاگ رہا ہوتا ہوں تو مجھے نیند نے کبھی نہیں ستایا مگر جوں ہی میں اٹھ کر تازہ وضو کرتا ہوں تو نیند اپنا حملہ شروع کر دیتی ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ حصری علیہ الرحمہ با وضو سوتے اور وہ اسی وقت اٹھ کھڑے ہوتے جب وضو ٹوٹ چکا ہوتا تو وہ اسے تازہ کر لیتے ہیں گویا انھوں نے اپنے نفس کو ایسی تربیت دی تھی کہ اگر ان کا وضو جاتا رہتا تو انھیں نیند ہی نہ آتی۔ (کتاب اللمع صـ۲۴۳)

(۳) ابراہیم خواص علیہ الرحمہ جب بھی جنگل یا صحرا کی طرف جاتے تو اپنے ساتھ پانی کی ایک چھاگل ضرور رکھتے بسا اوقات ایسا ہوتا کہ وہ پانی تھوڑا سا پی لیتے اور زیادہ پانی وضو کے لئے بچا رکھتے اور اکثر وبیشتر انھوں نے شدید پیاس پر وضو کو ترجیح دی (کتاب اللمع صـ۲۴۴)

(۴) ایک شخص کے چہرے پر زخم تھا جو عرصہ بارہ برس گزرنے کے بعد بھی ہرا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ شخص ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرتا اور پانی مسلسل زخم کو پہونچتا رہا۔ (صـ۲۴۷)

(۵) ابو عبداللہ مقری رازی کو دیکھا جن کی آنکھوں میں پانی اتر گیا تھا لوگوں نے بہت سے دینار خرچ کر کے ان کے لئے ایک طبیب حاذق کا بندوبست کیا طبیب آیا تو یہ ہدایات دیں کہ مریض کو کچھ دنوں تک پانی نہ چھونے دیا جائے اور وہ پیٹ کے بل اوندھا لیٹا رہے مگر انھوں نے ان ہدایات پر عمل نہ کیا اور ترک وضو پر بینائی کھو دینے کو ترجیح دی۔ (صـ۲۴۷)

(۶) ابراہیم بن ادہم نے ایک رات اس طرح حالت قیام گذار دی کہ ستر بار تازہ وضو کیا اور ہر بار دو رکعت نفل بھی ادا کرتے رہے۔

(کتاب اللمع صـ۲۴۸)

www.nafseislam.com

آداب نماز

صوفیہ کرام کے آداب نماز میں سے پہلا قرینہ یہ ہے کہ وہ نماز سے متعلق جملہ مسائل مثلاً فرائض، سنن آداب، فضائل اور نوافل کا علم رکھتے ہوں اس کے علاوہ انھیں علماء کے مابین اختلافی مسائل مباحث سے متعلق بھی معلومات ہونی چاہئیں۔ کیوں کہ نماز دین کا ستون ہے عارفین کی آنکھوں کی ٹھنڈک صدیقین کے لئے زینت اور مقربین کے سر کا تاج ہے وقت نماز ہی وہ مبارک گھڑی ہوتی ہے جب کہ قرب و وصل ہیبت، خشوع، خشیت، تعظیم وقار، مشاہدہ، مراقبہ قلوب کا اللہ سے سرگوشیاں کرنا۔ بارگاہ ایزدی میں حضوری اور ترک ماسوا اللہ جیسی اعلیٰ کیفیات طاری ہوتی ہیں۔

عامۃ الناس کو چاہئے کہ وہ اپنے علماء کی تقلید کریں، فقہاء سے مسائل پوچھیں اور اللہ کی جانب سے امور دین میں جس قدر رخصتیں عطا کی گئی ہوں ان کے بارے میں اپنے علماء وفقہاء کے اقوال پر اعتماد کریں۔

جہاں تک اہل تصوف کا تعلق ہے تو انھیں نماز کے آداب، تکلفات اہتمام فرائض وسنن نوافل اور دیگر تمام قرینوں کا پورا پورا خیال رکھنا چاہئے۔ کیوں کہ انھیں ان آداب کی بجا آوری کے سوا اور کوئی مصروفیت نہیں ہوتی اور وہ باقی سب کچھ ترک کر چکے ہوتے ہیں۔ لہذا انہیں ایسا نہ ہو کہ انھیں کسی اور کام کی اہمیت نماز کی اہمیت سے زیادہ معلوم ہونے لگے۔

صوفیہ کے لئے آداب نماز یہ ہیں کہ وہ سب سے پہلے نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل اٹھ کھڑے ہوں اور تیاری میں مصروف ہو جائیں تاکہ نماز کا اولین وقت ہاتھ سے نہ نکل جائے جو کہ پسندیدہ وقت نماز ہوتا ہے۔

www.nafseislam.com

(۱) سہل بن عبداللہ کہا کرتے کہ ایک سچے صوفی کی علامت یہ ہے کہ اس کے تابع ایک جن ہوتا ہے جو نماز کے وقت اسے بیدار کرتا ہے۔ (کتاب اللمع ص۳۴۹)

صوفیہ میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو رات دن اوراد، عبادت، ذکر اور تلاوت کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ عبادت کرنا ان کی عادت بن جاتی ہے اور وہ ہر عبادت کو مقررہ وقت پر ادا کرنے میں بالکل غلطی نہیں کرتے۔ (کتاب اللمع ص۲۵۰)

(۲) ابوسعید خراز سے پوچھا گیا کہ نماز کو کس طرح ادا کیا جائے؟ انھوں نے فرمایا نماز کو اس طرح شروع کرو گویا تم اللہ کے سامنے روز قیامت کی حاضری کی طرح حاضر ہو اور تم اس طرح اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کہ تمھارے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں وہ تمھاری بات کو سنتا اور قبول کرتا ہے اور تمھیں یہ بھی علم ہو کہ کس عظیم حاکم کے سامنے تم کھڑے ہو۔

ایک اور بزرگ نے فرمایا "جب تکبیر اولیٰ کہے تو یہ سمجھے کہ اللہ تجھے دیکھ رہا ہے تیرے ضمیر سے واقف ہے اور اپنے دائیں طرف یہ تصور کر کہ جنت ہے اور بائیں طرف یہ خیال کر کہ دوزخ ہے" آداب نماز میں سے ایک یہ ہے کہ نماز ادا کرتے وقت بندے کے دل میں ماسوا اللہ نہ ہو اور گویا وہ اس کے سامنے ہے اس کی جملہ گفتگو سن رہا ہے اور ہر آیت کے ہر ہر لفظ سے ذوق معنیٰ و فہم پاتا ہے۔ (کتاب اللمع ص۲۵۱)

شیخ ابونصر سراج فرماتے ہیں "میں نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز کے لئے کھڑا ہوتا اور تکبیر اولیٰ کہتا تو ہیبت الٰہی سے اس کا چہرہ کبھی سرخ اور کبھی زرد پڑ جاتا۔ ایک اور شخص کی کیفیت دیکھی کہ نماز کے دوران نیت کو دل سے خارج نہیں کرتا تھا بلکہ اس کی حفاظت میں اس قدر محو ہو جاتا کہ رکعتوں کی گنتی بھول جاتا اس غرض کے لئے وہ ایک اور شخص کو اپنے پاس بٹھا لیتا جو اس کی رکعتوں کو گنتا رہتا۔

(۳) سہل بن عبداللہ کا واقعہ ہے کہ وہ اس قدر کمزور تھے کہ اپنی جگہ سے اٹھ نہ

www.nafseislam.com

سکتے تھے مگر جوں ہی نماز کا وقت ہو جاتا تو ان کی طاقت مجتمع ہو جاتی اور وہ میخ کی طرح محراب میں سیدھے کھڑے ہو کر نہایت چستی کے ساتھ نماز ادا کرتے اور فارغ ہو جاتے تو پھر وہی کمزوری عود کر آتی۔

(۴) صاحب کتاب اللمع فرماتے ہیں ''میں نے ایک شخص ایسا دیکھا جو جنگل اور بیابانوں میں بھی اپنے جملہ اوراد و وظائف اور عبادات اسی طرح ادا کرتا رہتا تھا جیسے وہ اپنے گھر پر ادا کیا کرتا تھا وہ کہا کرتا تھا کہ صوفیہ کی جماعت کو چاہیئے کہ سفر و حضر میں اپنے معمولات یکساں طور پر انجام دے''

اور فرماتے ہیں ''صوفیہ میں سے میرا ایک بھائی خلوت نشیں تھا اس کی عادت تھی کہ کوئی چیز کھانے، پینے، پہننے مسجد میں داخل ہونے مسجد سے باہر نکلنے، خوش ہونے مغموم ہونے اور غصے میں ہونے کے بعد دو رکعت نفل ادا کرتا۔ (کتاب اللمع ص ۲۵۳)

ہمارے دوستوں کی ایک جماعت نے جو ابو عبداللہ بن جابان کے ہمراہ سفر کر رہی تھی مجھے بتایا کہ ہر ایک میل کے فاصلے پر ابو عبداللہ پڑاؤ کرتے اور دو رکعت پڑھ کر پھر سے سفر شروع کر دیتے۔

مکمل ترین نمازی

صوفیہ کے یہاں نماز کی چار خصوصیات ہیں (۱) حضور قلب محراب میں (۲) شہود عقل وہاب کے پاس (۳) خشوع قلبی جو شک و ریب سے مبرا ہو (۴) ارکان میں متواتر خشوع و خضوع۔ کیوں کہ حضور قلب ہو تو حجابات اٹھ جاتے ہیں شہود عقل میسر ہو تو عتاب سے نجات مل جاتی ہے خشوع قلب حاصل ہو تو دروازے کھل جاتے ہیں اور ارکان نماز کی ادائیگی میں خضوع ہو تو تحفۂ اجر عطا ہوتا ہے گویا جس نے حضور قلب کے بغیر نماز ادا کی اس کی نماز رائیگاں گئی جس نے بلا شہود عقل نماز پڑھی اس نے نماز میں

www.nafseislam.com

غلطی کی جس نے خشوع کے بغیر فریضہ صلوۃ کا ارادہ کیا وہ خطا کار ٹھہرا جس نے دوران نماز ادائیگی ارکان میں خضوع نہ کیا اس کی نماز کھوکھلی رہی اور جس نے ان چاروں خوبیوں کو نماز میں یکجا کر دیا وہ ایک مکمل ترین نمازی ہے۔

آدابِ صوم

روزے کی حقیقت رکنا ہے اور پوری طریقت اس میں پنہاں ہے روزے میں ادنیٰ درجہ بھوکے رہنا ہے کیوں کہ الجوع طعام اللہ فی الارض بھوکا رہنا زمین پر خدا کا طعام ہے بھوکے رہنے کو شریعت اور عقل دونوں پسند کرتے ہیں۔

ہر مسلمان عاقل، بالغ، تندرست و مقیم پر صرف ایک ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں جو رمضان کا چاند دیکھنے سے شوال کا چاند دیکھنے تک ہیں ہر روزے کے لئے نیت درست اور ادائیگی میں صدق و اخلاص ہونا چاہیے۔

رکے رہنے کے شرائط بہت ہیں۔ مثلاً معدے کو کھانے پینے سے روکے رکھا اور آنکھ کو شہوانی نظر، کان کو غیبت سننے، زبان کو بیہودہ اور فتنہ انگیز باتیں کرنے اور جسم کو دنیاوی اور مخالفت حکم الٰہی سے روکے رکھنا روزہ ہے جب بندہ ان تمام شرائط کی پیروی کرے گا تب وہ حقیقتاً روزے دار ہوگا۔

(۱) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب روزہ رکھے تو اپنے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ اور جسم کے ہر عضو کا روزہ رکھے بہت سے روزے دار ایسے ہوتے ہیں جن کا روزہ کچھ فائدہ مند نہیں ہوتا بجز اس کے کہ وہ بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں

(کشف المحجوب ص ۴۶۲)

(۲) حدیث قدسی ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ارشاد خداوندی ہے الصوم لی وانا اجزی بہ۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں

www.nafseislam.com

ہی اس کا اجر دوں گا۔ میں ہی اس کا اجر دوں گا کا توضیح کرتے ہوئے حضرت شیخ ابو نصر سراج فرماتے ہیں ''کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اعمال حسنہ پر ثواب کی شرح کا ذکر فرمایا ہے مثلاً ایک کے بدلے دس اور دس کے بدلے سات سو نیکیوں کا اجر مگر روزہ داروں کے بارے میں کسی ایسی شرح کا ذکر نہیں فرمایا کیوں کہ روزہ دار دراصل صبر کرنے والے ہوتے ہیں اور صبر کرنے والوں کے اجر کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں کیا ہے۔ انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب۔ ترجمہ۔ صابروں ہی کو ان کا اجر بھرپور دیا جائے گا۔ بے گنتی۔

(۳) ابو عبید بسری، ماہ رمضان کے شروع ہوتے ہی ایک کمرے میں خود کو بند کر دیتے اور اپنی بیوی سے کہہ دیتے کہ ہر رات روشن دان سے ایک روٹی اندر ڈال دیا کرے اور اس وقت کمرے سے باہر نہ نکلتے جب تک کہ رمضان ختم نہ ہو جاتا ماہ صیام کے ختم ہونے پر آپ کی بیوی اندر کمرے میں جاتی تو تیس کے تیس روٹیاں کمرے کے ایک کونے میں پڑی ہوتیں۔ (کتاب اللمع ص ۲۶۳)

(۴) حضرت سہل بن عبداللہ تستری کی بات منقول ہے کہ وہ ہر پندرہ دن کے بعد ایک مرتبہ کھانا کھاتے اور جب ماہ رمضان آتا تو عید الفطر تک کچھ نہ کھاتے اس کے باجود رات میں روزانہ چار سو رکعات نمازیں پڑھا کرتے تھے یہ حال انسان کی امکانی طاقت سے باہر ہے۔ بجز مشرب الٰہی کے ایسا نہیں ہو سکتا اس کی تائید سے ممکن ہے اور وہی تائید الٰہی اس کی غذا بن جاتی ہے کسی کے لئے دنیاوی نعمت غذا ہوتی ہے اور کسی کے لئے تائید الٰہی غذا۔ (کشف المحجوب ص ۴۶۴)

(۵) حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی بابت مروی ہے کہ وہ ماہ رمضان میں اول سے آخر تک کچھ نہ کھاتے تھے حالانکہ شدید گرمی کا زمانہ تھا اور روزانہ گندم کی مزدوری کو جایا کرتے تھے جتنی مزدوری ملتی تھی وہ سب درویشوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اور

www.nafseislam.com

رات بھر عبادت کرتے تھے اور نمازیں پڑھتے یہاں تک کہ دن نکل آتا تھا وہ لوگوں کے ساتھ ان کی نظروں میں سامنے رہا کرتے تھے لوگ دیکھا کرتے تھے کہ وہ کچھ نہ کھاتے ہیں اور نہ پیتے ہیں رات کو سوتے بھی نہیں۔ (کشف المحجوب ص۴۶۵)

(۶) حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے جنگل میں ایک بوڑھے کو دیکھا جو ہمیشہ ہر سال دو چلے کاٹتا تھا اور جب حضرت ابو محمد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے رخصت ہوئے تو میں ان کے پاس موجود تھا انھوں نے اسی دن تک کچھ نہیں کھایا اور کوئی نماز بغیر جماعت کے نہیں پڑھی۔ متاخرین کے ایک درویش نے اسّی دن رات کچھ نہ کھایا اور نہ کوئی نماز بغیر جماعت کے پڑھی (کشف المحجوب ص۴۶۵)

فرضیت روزہ

روزے ہجرت کے دوسرے سال فرض کئے گئے، یہ دین اسلام کا ایک اہم رکن ہے اس کے وجوب کے منکر کی تکفیر کی جائے گی۔ احادیث مقدسہ میں اس ماہ کے بہت سے فضائل منقول ہیں جن میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان المبارک کی پہلی رات آتی ہے تو جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پورا ماہ رمضان ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور اللہ تعالیٰ پکارنے والے کو حکم دیتا ہے جو ندا دیتا ہے کہ اے نیکی کے طلب کرنے والے متوجہ ہو اور اے گناہوں کے طلب گار رک جا پھر وہ کہتا ہے، ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا جسے بخش دیا جائے؟ کوئی سائل ہے جسے عطا کیا جائے! کوئی توبہ کرنے والا ہے جس کی توبہ قبول کی جائے؟ اور صبح ہونے تک یہ ندا ہوتی رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عید الفطر کی رات دس لاکھ ایسے بندے کو بخشتا ہے جن پر عذاب واجب ہو چکا ہوتا ہے۔

(مکاشفۃ القلوب ص۶۴۴)

www.nafseislam.com

آداب زکوٰۃ وصدقات

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

اقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ   نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو

اس حکم پر مشتمل بکثرت آیات واحادیث وارد ہیں اور ایمان کے فرائض و احکام میں سے زکوٰۃ بھی ایک اہم فرض ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہو جائے اس پر اعراض حرام ہے البتہ تکمیل نصاب پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مثلاً جس کے پاس دوسو درہم ہوں تو یہ کامل نصاب ہے اور اس پر مالکانہ حیثیت سے پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہے اور بیس دینار بھی ایک پورا نصاب اور کامل نعمت ہے اس پر نصف دینار زکوٰۃ واجب ہے اور پانچ اونٹ بھی پوری نعمت ہے اس پر ایک بکری واجب ہے۔ دیگر اموال کی زکوٰۃ کا بھی یہی حال وقاعدہ ہے۔

جس طرح مال کی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اسی طرح مرتبہ کی بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے کیوں کہ وہ بھی ایک پوری نعمت ہوتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

ان اللہ فرض علیکم زکوٰۃ جاھکم کما فرض علیکم زکوٰۃ مالکم۔

اللہ تعالیٰ نے تمہارے مرتبہ کی بھی زکوٰۃ اس طرح فرض کی ہے جیسا کہ تمہارے مال پر فرض کی۔

نیز ارشاد فرمایا

ان لکل شئی زکوٰۃ وزکوٰۃ الدار بیت الضیافۃ

یقیناً ہر چیز کے لئے زکوٰۃ ہے اور گھر کی زکوٰۃ مہمان کو ٹھہرانا اور اس کی مہمان نوازی کرنا ہے۔

www.nafseislam.com

زکوٰۃ کی حقیقت

زکوٰۃ کی حقیقت شکرانِ نعمت ہے جو اسی جنس کی نعمت کے ساتھ ادا کی جائے چوں کہ تندرستی ایک بڑی نعمت ہے لہذا ہر عضو کی زکوٰۃ بھی واجب ہے اور اس کی ادائیگی یہ ہے کہ اپنے تمام اعضاء کو عبادت میں مشغول رکھا جائے اور کسی کھیل کود میں نہ لگایا جائے تاکہ نعمت کی زکوٰۃ کا حق ادا ہو اسی طرح باطنی نعمت کی بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے چوں کہ باطنی نعمت بے حد و حساب ہے اس لئے اس کی حقیقت کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا اس میں ہر شخص کے لئے اپنے اندازہ کے مطابق اس کی زکوٰۃ واجب ہے اور وہ ظاہری و باطنی نعمتوں کا عرفان ہے۔ جب بندہ جان لے کہ حق تعالیٰ کی نعمتیں اس پر بے اندازہ ہیں تو وہ اس کا شکر بھی بے اندازہ بجالائے اس لئے کہ بے اندازہ نعمتوں کی زکوٰۃ کے لئے بے اندازہ شکر درکار ہے۔ (کشف المحجوب ص ۴۵۲، ۴۵۳)

صدقہ

ارشاد ربانی ہے یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات۔ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ صدقہ مال کو کم نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ اس بخشش کے بدلے انسان کی عزت و وقار کو بڑھاتا ہے اور جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند مرتبہ عطا فرماتا ہے۔

طبرانی کی روایت ہے کہ صدقہ مال کو کم نہیں کرتا اور نہ ہی بندہ صدقہ دینے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں مرجاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اسے سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے قبول کرلیتا ہے اور کوئی بندہ بے پروائی کے باوجود سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ تعالیٰ اس پر فقر کو مسلط

www.nafseislam.com

کر دیتا ہے بندہ کہتا ہے میرا مال ہے میرا مال ہے مگر اس مال کے تین حصے ہیں ۔ جو کھایا فنا ہو گیا، جو پہنا وہ پرانا ہو گیا، جو راہ خدا میں دیا وہ حاصل کر لیا اور جو اس کے سوا ہے اسے لوگوں کے لئے چھوڑ جانے والا ہے۔

حدیث شریف میں ہے تم میں سے کوئی ایک ایسا نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ بغیر کسی ترجمان کے اس سے گفتگو فرمائے گا۔ آدمی اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے وہی کچھ نظر آئے گا جو اس نے آگے بھیجا ہے اور بائیں طرف وہی کچھ دکھائی دے گا جو اس نے آگے بھیجا ہے اور اپنے سامنے دیکھے گا تو مقابل میں آگ نظر آئے گی پس تم اس آگ سے بچو اگر چہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی راہ خدا میں دے کر بچ سکو۔

حدیث شریف میں ہے کہ لوگوں کے فیصلے ہونے تک لوگ اپنے صدقات کے سایہ میں رہیں گے۔ دوسری روایت میں ہے کہ کوئی آدمی صدقات کی چیز نہیں نکالتا مگر اسے ستر شیطانوں کے جبڑوں سے جدا کرتا ہے۔

فرمان نبوی ہے کہ اللہ کی عبادت کرو، مسکینوں کو کھلاؤ اور سلام کرو بسلامت جنت میں جاؤ گے۔ فرمان نبوی ہے کہ رحمت کے نزول کے اسباب میں سے مسلمان مسکین کو کھانا کھلانا ہے جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کھلانے اور پینے سے سیراب کیا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ستر خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے جن میں سے ہر ایک خندق پانچ سو سال کے سفر کی مسافت پر ہے۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۲۶۴)

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا جو کسی تنگدست کی مشکل آسان کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی کر دیتا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا میں نے معراج کی رات جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کا دس گنا اور قرض کا اٹھارہ گنا ثواب ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضرت شیخ ابو نصر سراج فرماتے ہیں کہ ”مجھے ابراہیم بن شیبان نے بتایا کہ میں

www.nafseislam.com

ابوبکر شبلی سے ملا حالانکہ وہ خود شبلی سے لوگوں کو ملنے نہیں دیتے تھے اور نہ ہی اس کی بات کسی کو سننے دیتے ایک روز ابراہیم بن شیبان نے بطور امتحان شبلی سے سوال کیا کہ پانچ اونٹوں پر کس قدر زکوٰۃ دینی واجب ہے شبلی نے جواب دیا ہمارے دین کے اصولوں کے مطابق تو پانچ اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ کے طور پر ادا کی جاتی ہے مگر ہمارے لئے پانچ کے پانچ اونٹ ہی ادا کرنا لازم ہے۔ اس پر ابراہیم بن شیبان نے کہا آپ کے سامنے اس کی کوئی مثال بھی ہے شبلی نے کہا ہاں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال میرے سامنے ہے جب انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنا سب کچھ پیش کر دیا تھا اس کے بعد ابراہیم بن شیبان نے کبھی ابوبکر شبلی علیہ الرحمہ کے یہاں لوگوں کو جانے سے نہیں روکا۔ (کتاب اللمع ص ۲۵۷)

آدابِ حج

صوفیہ کے آداب حج کی پہلی کڑی یہ ہے کہ وہ ہر لحاظ سے یہ کوشش کریں کہ حج کا فریضہ انجام دے سکیں اور اس سلسلے میں وہ کسی طرح کی گنجائش یا رخصت کے بارے میں نہ سوچیں اور نہ ہی زادراہ یا سواری کے عدم حصول کی صورت میں وہ حج کرنے سے رکے رہیں سوائے ان کے کہ کوئی فرض لازم درمیان میں آن پڑے۔

حج کے بارے میں قول خداوندی ہے۔ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور فرمایا واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق۔ ترجمہ۔ اور لوگوں میں حج کی عام ندا کر دے تو وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہے۔

مذکورہ آیت کریمہ میں پیدل چلنے والے حجاج سے آغاز کلام کیا گیا ہے۔

www.nafseislam.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "جو حج کئے بغیر اس جہان سے رخصت ہو گیا اس کی مرضی ہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر"

مذکورہ حدیث کے مطابق صوفیاء کا یہ شعار ہے کہ وہ زاد راہ اور سواری کا بندوبست نہ ہوتے ہوئے بھی فریضہ حج کو ساقط نہیں سمجھتے۔ کیوں کہ ان کا طریق ہے کہ وہ احکام شریعت اور فرائض پر عمل کرنے کے سلسلہ میں کسی انداز سے رخصت کے قائل نہیں ہوتے بلکہ وہ تمام ہر حکم اور ہر فرض پر عمل کرتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ امور دین میں رخصت یا جھوٹ کو روا رکھنا عوام الناس کا طریقہ ہے۔ اور ان میں تاویلات اور گنجائش پیدا کرنے کی کوشش کمزور لوگوں کا شعار ہے جبکہ صوفیہ ہر حکم اور فرض کی بجا آوری کو اپنے لئے رحمت خداوندی گردانتے ہیں۔ جہاں تک عوام کا تعلق ہے تو وہ حج کا ارادہ کرتے ہیں ان معلومات کے مطابق جو فقہاء کے یہاں حج کی بابت موجود ہوتی ہے اور اس میں علماء اور عوام و خواص سب برابر ہیں کہ ان سب کو حج کے سلسلے میں مناسک حج، فرائض حج، سنن حج اور احکام حدود حج کو جاننے کی ضرورت بہر حال پڑتی ہے مگر یہاں آداب حج کے بیان سے ہماری مراد ان خواص صوفیہ کے آداب حج ہیں۔

صوفیہ کرام کے آداب حج اور احوال وصفات کی بلندی کا اندازہ ان واقعات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے جن کا تعلق ان کی ادائیگی حج سے ہے۔

حضرت شیخ ابونصر سراج تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) احمد بن علی وجہی نے مجھے بتایا کہ حسن الفراز دینوری نے بارہ مرتبہ برہنہ پا و برہنہ سر فریضہ حج ادا کیا اگر پاؤں میں کانٹا لگ جاتا تو پاؤں کو زمین پر رگڑ رگڑ کر آگے چل دیتے توکل اس قدر تھا کہ راستے پر نظر نہیں ڈالتے تھے۔

(۲) ابوتراب نخشبی حج کو روانہ ہوتے تو ایک لقمہ بصرہ دوسرا نباج اور تیسرا لقمہ مدینہ منورہ میں تناول فرماتے اور جب مکہ میں داخل ہوتے تو فربہی سے ان کے پیٹ

www.nafseislam.com

میں بل پڑے ہوتے۔

(۳) ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ المغربی ویرانے میں داخل ہوتے تو ایک سفید چادر اور تہبند پہنتے اور پاؤں میں ایک جوتا ہوتا اور یوں لگتا جیسے بازار سے گزر رہے ہیں اور جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوکر حج سے فارغ ہوجاتے تو میزاب رحمت کے نیچے پھر سے احرام باندھ لیتے اور اس وقت تک احرام باندھے رہتے جب تک پھر مکہ میں اگلے سال حج کے لئے داخل نہ ہوتے۔

(۴) جعفر خلدی کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ حج کو جاتے ہوئے ایک صحرا سے گذر رہا تھا میں نے ایک سفید قمیص پہنی تھی اور میرے ہاتھ میں پانی کا کوزہ تھا کہ اسی دوران میں نے ٹیلوں کے درمیان دکانیں اور تاجر دیکھے جن کے پاس بصرہ کے قافلے آکر پڑاؤ کرتے تھے۔

(۵) ابراہیم خواص بیان کرتے ہیں کہ مجھے صحرا میں انیس[19] راستوں کا علم ہے اور یہ راستے ان راستوں کے علاوہ ہیں جن پر لوگوں کے قافلے چلتے ہیں اور ان میں سے دو راستے ایسے ہیں جن میں سونا اور چاندی پایا جاتا ہے۔

(۶) جعفر نے ابراہیم خواص کے بارے میں بتایا کہ انھوں نے کہا کہ میں صحرا میں ایک جگہ مغموم بیٹھا تھا اور کئی وقتوں کا کھانا نہیں کھایا تھا اسی حالت میں مجھے فضا میں حضرت خضر علیہ السلام گذرتے دکھائی دیئے میں نے فوراً سر جھکا لیا اور آنکھیں دوسری جانب کرلیں مگر وہ آئے اور میرے پہلو میں بیٹھ گئے تب میں نے انکی طرف دیکھا تو وہ فرمانے لگے اے ابراہیم اگر تو نے مجھے دیکھا نہ ہوتا تو میں تیرے پاس نہ آتا۔

(۷) ابراہیم خواص ہی کا ایک اور واقعہ ہے وہ بیان کرتے ہیں میں ایک سال مکہ مکرمہ سے نکلا تو یہ عہد کرلیا کہ قادسیہ پہونچنے سے پہلے کوئی شئی نہیں کھاؤں گا جب میں نے صحرا عبور کرلیا تو دیکھتا ہوں کہ ایک اعرابی پیچھے سے مجھے پکار رہا ہے میں نے اس کی طرف توجہ نہ دی حتی کہ وہ مجھے آن ملا میں نے دیکھا کہ اس کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں دودھ کا پیالہ تھا۔

www.nafseislam.com

تین قسم کے پیر

ایک بزرگ سے دریافت کیا گیا جناب پیر کی کتنی قسمیں ہیں جواب ملا تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) پیر پتہ (۲) پیر پتھر (۳) پیر لکڑ

(۱) پیر پتہ اس پیر کو کہتے ہیں جو پتے کی طرح دریا میں تیرتا ہے اور غرق نہ ہو لیکن کوئی اس کا سہارا لیکر دریا پار کرنا چاہے تو اسے ڈبو کر خود سطح پر ابھر آئے اور بدستور سطح دریا پر تیرنے لگے ایسے پیر سے مرید کو نقصان پہونچتا ہے لیکن پیر مزے میں رہتا ہے۔

(۲) پیر پتھر اس پیر کو کہتے ہیں جو دریا میں پہونچے تو خود بھی ڈوبے اور جو اس کو سہارا لے اس کو بھی ڈبو دے پیر بھی خسارے میں اور مرید بھی خسارے میں ایسے پیر سے ہمیشہ دور رہیئے۔

(۳) پیر لکڑ اس پیر کو کہتے ہیں کہ جو لکڑی کے لٹھے کی طرح دریا میں تیرتا ہے خود بھی نہ ڈوبے اور جو اس کا سہارا لے وہ بھی نہ ڈوبے یہاں تک کہ بعافیت کنارے پہونچ جاتے۔ لٹھا بھی کنارے اور سہارا لینے والا بھی کنارے ایسے پیر کی قدر و احترام کیجئے اور مل جائے تو اس کے دامن سے وابستہ ہو جایئے اگر مکروہات دنیاوی کے دریا سے صحیح سلامت گزرنا ہے تو پیر لکڑ ہی آپ کے درد کا مداوا ہو سکتا ہے۔ پیر پتہ پیر پتھر مل گئے تو خیریت نہیں۔ (ماہنامہ نور مصطفےٰ پٹنہ ستمبر ۱۹۹۰ء ۶ صـ ۶۱)

مدّعیانِ تصوّف کی غلطیاں

شیخ ابو نصر سراج جو اکابر اولیاء میں سے ہیں جن کی جلالت شان سے متعلق

www.nafseislam.com

حضرت علامہ جامی علیہ الرحمہ نفحات الانس میں تحریر فرماتے ہیں " در فنون علم کامل بود و در ریاضت و معاملات شان عظیم داشت ۔ (ص ۱۸۰) اس سے آپ کے علوم ظاہری اور باطنی کے عالم، زاہد و عابد اور انتہائی باکمال شخصیت ہونے کا پتہ چلتا ہے شیخ فریدالدین عطار جیسے نامور صوفی شیخ ابونصر کے بارے میں لکھتے ہیں " آن عالم عارف آن حاکم خائف آن امین زمرۂ کبرا آن نگین حلقۂ فقرا، آن زبدۂ مشائخ شیخ ابونصر سراج رحمۃ اللہ علیہ آقائے برحق بود " بلکہ کچھ آگے چل کر یہاں تک فرماتے ہیں " صفت و نعت او نہ چندان است کہ در قلم و بیان آید " (تذکرۃ الاولیاء)

تصوف میں غلطی کرنے والوں سے متعلق فرماتے ہیں " جنھوں نے تصوف میں غلطیاں کی ان لوگوں کے تین طبقے ہیں۔ ایک طبقہ وہ ہے جس نے اصول شریعت پر عمل کرنے میں کمی صدق و اخلاص میں کمزوری) اور قلت علم کی وجہ سے غلطیاں کی ۔ جیسے کسی شیخ نے کہا۔ انھیں وصول سے اس لئے محروم کیا گیا کہ انھوں نے اصول کو ضائع کیا۔ دوسرا طبقہ وہ جس نے آداب اخلاق، مقامات، احوال افعال اور اقوال جیسی فروع میں غلطی کی جس کا سبب اصول کے بارے میں قلت معلومات حظ نفسانی اور طبعی مزاج کی اتباع ہے اور یہ سب کچھ اس لئے کہ انھوں نے کسی ایسے شخص کی قربت حاصل نہیں کی جو انھیں ریاضت کراتا تلخیوں کے گھونٹ پلاتا اور انھیں اس راستے پر ڈال دیتا جو ان کے مطلوب کو جاتا ہے ۔ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو چراغ کے بغیر تاریک گھر میں داخل ہوتا ہے اور سنوارنے کے بجائے زیادہ بگاڑ دیتا ہے۔ جب انھوں نے یہ سمجھا کہ اب جوہر نایاب ان کے ہاتھ لگ گیا تو حقیقت یہ تھی کہ سوائے ایک کم قیمت کنکری کے انھیں کچھ ہاتھ نہ آیا اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے اہل بصیرت کی اتباع نہیں کی جو اشباہ، اشکال، اضداد اور اجناس کے درمیان تمیز کرتے ہیں نتیجہ یہ نکلا کہ ان سے خطا سرزد ہوگئی یعنی وہ لایعنی اور مہمل باتوں میں کثرت کرنے لگے۔

www.nafseislam.com

تیسرا طبقہ وہ ہے جنھوں نے غلطی کی تو اس میں کوئی بڑی علت یا کجی نہ تھی بلکہ صرف لغزش تھی جو جاتی رہی تو وہ مکارم اخلاق اور بلند معاملات پر فائز ہو گئے۔ مختصراً یہ کہ یہ تینوں طبقات، ارادت، مقاصد اور نیتوں کے تفاوت کے لحاظ سے مختلف احوال رکھتے ہیں۔ کسی نے کہا ہے۔

من تحلی بغیر ما ھو فیہ　　فضحتہ لسان ما یدعیہ

ترجمہ۔ جس نے خود کو ان اوصاف سے آراستہ کیا جو اس میں موجود نہ تھے تو اس کے غلط دعوے کی قلعی کو اس کی زبان نے کھول دیا۔ شاعر نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس حدیث کو پیش نظر رکھ کر یہ شعر کہا تھا آپ کا ارشاد ہے۔

"ایمان، ظاہری طور پر خود کو اچھا ظاہر کرنے اور آرزو کرنے کا نام نہیں بلکہ ایمان وہ ہے جو دل میں سما جائے اور اعمال اس کی تصدیق کریں"

جس نے اصول میں غلطی کا ارتکاب کیا وہ نہ تو گمراہی سے بچ سکتا ہے اور نہ ہی اس کی بیماری کا علاج ہو سکتا ہے مگر اس صورت میں کہ اللہ چاہے تو ممکن ہے۔ اور جس نے فروع میں غلطی کی تو یہ کوئی بڑی آفت نہیں اگرچہ صحت سے بعید ہے۔

(کتاب اللمع مترجم ص ۶۷۷، ۶۷۸)

صوفیہ کے تین اصول

(۱) ہر صغیرہ و کبیرہ گناہ سے اجتناب (۲) ہر مشکل اور آسان فرض کی ادائگی (۳) دنیا کو اہل دنیا کے لئے چھوڑ دینا چاہیے تھوڑی ہو یا زیادہ مگر اس قدر اختیار کرنا کہ جتنی مومن کے لئے ضروری ہو　(کتاب اللمع فی التصوف ص ۶۷۶)

جس شخص نے بہ تکلف اہل تصوف کے طریقوں کو اپنانے کا ارادہ کیا یا اشارہ کیا وہ تصوف سے متعلق کافی معلومات رکھتا ہے یا اس نے یہ خیال کیا کہ وہ صوفیہ کے بعض

www.nafseislam.com

طریقوں پر عمل پیرا ہے اور صوفیہ کے تین اصولوں پر کاربند نہ رہا تو وہ دھوکے میں ہے چاہے وہ ہوا پر چلے دانائی کی باتیں کرے یا خواص و عوام میں اسے قبول عام بھی کیوں نہ حاصل ہو۔ (کتاب اللمع فی التصوف ص۶۷۵)

شیخ ابونصر سراج کے مذکورہ بالا منتخب ارشادات سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ مکلف ہونے کے باوجود اصول شرع کو ضائع کرنے والا وصل سے محروم ہے اور صوفیہ کے مذکورہ تین اصول سے انحراف کرنے والا ہوا میں چلنے، دانائی کی باتیں کرنے اور عوام و خواص میں مقبول ہونے کے باوجود دھوکے میں ہے اللہ تعالٰی تمام مسلمانوں کو پابندیٔ شرع کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اور سراج العوارف میں ہے" احکام شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سبکدوش نہیں ہو سکتا اور نہ بندہ کو یہ مقام حاصل ہو سکتا ہے کہ اس سے شریعت کے امر و نہی ساقط ہو جائیں البتہ اگر مجذوبیت سے عقل تکلیفی زائل ہوگئی ہو جیسے غشی والا تو اس سے قلم شریعت اٹھ جائے گا مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جو اس قسم کا ہوگا وہ شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا۔

(شریعت و طریقت۔ ترجمہ سراج العوارف فی الوصایا والمعارف ص۵۴)

اس نورانی اقتباس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ عقل و خرد رکھنے کے باوجود عقل تکلیفی زائل ہوئے بغیر اگر کوئی شخص خلاف شرع امور کا ارتکاب کرتا ہو بلکہ عادی بن چکا ہو پھر بھی اپنی ولایت کا مدعی ہو تو ظاہر کہ ایسا شخص فریب نفس میں مبتلا بلکہ شیطان کا کھلونا ہے اور نور علم نہ ہونے اور جہالت میں گھرا رہنے کے باعث اس کا احساس بھی نہیں کر پایا۔ مولیٰ تعالیٰ ہر مومن کو نور علم کے ساتھ حسن عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

www.nafseislam.com

صُوفی نما جاہلوں کی غلط فہمی اور اس کا ازالہ

حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب سراج العوارف میں ایک جگہ تکمیل الایمان (مصنفہ حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ العزیز) سے منتخب چند اہم امور کو نور کے عنوان سے بیان کیا ہے اور نور اول دوم سوم کر کے بہت سی مفید اور معلوماتی باتوں کو عامۃ المسلمین کے فائدے کے لئے تحریر فرمایا ہے چنانچہ نور ۹ میں رقمطراز ہیں "کوئی ولی نہ ہرگز کسی نبی کے مرتبہ تک پہونچا اور نہ ہرگز پہونچ سکتا ہے نہ زنہار زنہار پہونچ سکے گا اگرچہ وہ قطب الاقطاب یا غوث یا صدیق ہو۔ یوں ہی کوئی مکلف کہ عاقل بالغ ہو موت درپیش آنے سے پہلے تکلفات (واحکام) شرعیہ سے سبکدوش اور آزاد نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ ولی بلکہ نبی و مرسل ہو۔ قرآن کریم کی آیت کریمہ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین ا ور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو اس مضمون سے آگاہ کر رہی ہے اس لئے کہ علمائے دین نے یہاں یقین سے معنی موت ہی مراد لئے ہیں اس لئے کہ موت آجانے کے بعد ہی وہ یقین حاصل ہوتا ہے جو آزادی و سبکدوشی کا موجب ہے اور تکلیفات شرعیہ انسان سے ساقط ہو جاتی ہے۔

ہاں وہ بات جو بعض صوفی نما جاہل کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ مقام یقین اولیاء اللہ کو زندگی میں بھی حاصل ہو جاتا ہے اور انھیں احکام شریعت کی پابندی سے سبکدوش کر دیتا ہے۔ یہ محض ایک شیطانی وسوسہ ہے اور محض عدم واقفیت و جہالت و گمراہی خود بینی و خود نمائی و خود آرائی اس کا منشا۔ لہٰذا جو لوگ سلف صالحین کے اقوال کو چھوڑ کر شیطان کے مشورں پر عمل کرتے زندیق بنتے اور روزہ و نماز وغیرہ ارکان اسلام سے خود کو مستغنی و بے نیاز سمجھتے ہیں وہ گمراہی و بے دینی کے جال کا شکار ہیں مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہئے کہ ہمارے نبی صلی اللہ

www.nafseislam.com

تعالیٰ علیہ وسلم کہ تمام مخلوق خدا سے برتر و بالا ہیں ملائکہ خواہ جن و انسان سب سے افضل واکمل اعلیٰ و اولیٰ ہیں اپنے اس عظیم ترین مرتبے اور فضیلت و کرامت کے باوجود اس دنیاوی زندگی میں تکالیف شرعیہ سے سبکدوشی کے خواستگار نہ ہوتے تو دوسروں کو جو وہ نسبت بھی نہیں رکھتے جو ایک ذرہ کو آفتاب سے ہے یہ لاف وگزاف اور شیخی بگھارنا، ڈینگیں مارنا کس طرح سے روا ہو سکتا ہے (اللہ نے انھیں عقل و شعور بخشا) یہ تکلیف شرعیہ سے آزاد ہو کر مجنوں و لایعقل بنتے ہیں۔ الہٰی ہمیں شیطان کے شر سے اور اس کے وسوسوں سے اپنی پناہ میں رکھ۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

(سراج العوارف فی الوصایا والمعارف مترجم صـ۵۸)

بعض جاہل فقیر

بعض جاہل فقیر خود کو خلاف شرع رکھتے ہیں مثلاً داڑھی منڈاتے یا حد شرع سے کم رکھتے یا شراب وبھنگ وغیرہ پیتے ریشمی کپڑے پہنتے اور فحش ولایعنی کلمے زبان سے نکالتے اور ایسی ہی دوسری حرکتیں کرتے ہیں اور اگر ایسے لوگوں کو نصیحت کی جائے تو کہتے ہیں کہ ہم تو فقراء کے فرقہ ملامتیہ سے ہیں اس لئے ہم اپنے آپ کو اس طور و طریق پر رکھتے ہیں تو ایسوں کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ وہ نرے گمراہ (اور شیطان کے دام تزویر کا شکار) ہیں فرقہ ملامتیہ کا اصل طریقہ یہ نہیں بلکہ فقراء ملامتی وہ ہوتے ہیں کہ شریعت کے مستحبات میں سے کوئی مستحب بھی ترک نہیں کرتے البتہ اس اخلاص کو جو انھیں حق تعالیٰ سے ہے بندوں کی نگاہوں سے اوجھل رکھتے (اور عوام الناس کی نگاہوں میں بے قدرے سے رہتے ہیں) نہ یہ کہ شریعت مطہرہ کی مخالفت کی اپنا شعار اور ملامتی ہونے کے دعوی کو اپنی سرکشی کا ذریعہ بنالیں ایسے ملامتیہ باطل کوش ہیں حق کے لئے

www.nafseislam.com

سرفروش نہیں ان کے طور وطریق اور چال وچلن سے جہاں تک بن پڑے دور ونفور رہنا چاہئے۔ (سراج العوارف مترجم ص ۱۱۹)

شریعت کی پاسداری

(۱) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا ولی کون ہے؟۔ انھوں نے فرمایا الولی ھو الصابر تحت الامر والنھی۔ ولی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے امر ونہی کے تحت صبر کرے۔ کیوں کہ جس کے دل میں محبت زیادہ ہوگی اتنی ہی وہ اس کے حکم کی دل سے تعظیم کرے گا اور اس کی مخالفت سے دور رہے گا۔ نیز یہ انہی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ لوگوں نے مجھے بتایا کہ فلاں شہر میں ایک اللہ کا ولی رہتا ہے میں اٹھا اور اس کی زیارت کی غرض سے سفر شروع کر دیا۔ جب میں اس کی مسجد کے پاس پہونچا تو وہ مسجد سے نکل رہا تھا میں نے دیکھا کہ منھ کا تھوک فرش مسجد پر گر رہا ہے میں وہیں سے واپس لوٹ پڑا۔ اسے سلام تک نہ کیا میں نے کہا ولی کے لئے شریعت پاسداری ضروری ہے تاکہ حق تعالیٰ اس کی ولایت کی حفاظت فرمائے۔ اگر یہ شخص ولی ہوتا تو اپنے منھ کے تھوک سے مسجد کی زمین کو آلودہ نہ کرتا اس کا احترام کرتا۔ اسی رات حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے بایزید! جو کام تم نے کیا ہے اس کی برکتیں تم ضرور پاؤ گے دوسرے دن ہی میں اس درجہ پر فائز ہو گیا جہاں آج تم سب مجھے دیکھ رہے ہو۔

(۲) حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص آیا اس نے مسجد میں بایاں قدم رکھا انھوں نے حکم دیا کہ اسے نکال دو جو شخص دوست کے گھر میں داخل ہونے کا سلیقہ نہیں رکھتا اور بایاں قدم رکھتا ہے وہ ہماری مجلس کے لائق نہیں ہے۔؟

www.nafseislam.com

ملحدوں کی ایک جماعت اس بزرگ کے ساتھ تعلق کا اظہار کرتی ہے (خدا ان پر لعنت کرے)، وہ ملحدین کہتے ہیں کہ خدمت یعنی عبادت اتنی ہی کرنی چاہئے جس سے بندہ ولی بن جائے جب ولی ہوجائے تو خدمت و عبادت ختم۔ یہ کھلی گمراہی ہے۔ کیوں کہ راہ حق میں کوئی مقام ایسا نہیں ہے جہاں خدمت و عبادت کے ارکان میں سے کوئی رکن ساقط ہوجائے (کشف المحجوب ص ۳۱۹)

ماخذ و مراجع

قرآن کریم
تفسیر کبیر
کنز الایمان
نور العرفان
بخاری شریف
مسلم شریف
ابو داؤد
دارمی
اشعۃ اللمعات
مرقات شرح مشکوۃ
مشکوۃ
فتاوی رضویہ

بہار شریعت
مقال عرفا
علم او علماء
سراج العوارف
کتاب اللمع فی التصوف
تذکرۃ الاولیاء
نفحات الانس
مکاشفۃ القلوب
طبرانی
شرح فقہ اکبر
کنز العمال
سبع سنابل

سیرۃ الاولیاء
حدیقۂ ندیہ
میزان الشریعۃ الکبریٰ
کتاب الجواہر
کتاب الابریز
عوارف المعارف
قشیریہ
بہجۃ الاسرار شریف
مکتوبات صدی
انوار القرآن
ماہنامہ نور مصطفےٰ پٹنہ

www.nafseislam.com